Regd No. E. P. 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ٦٧

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ چھ روپے
ششماہی ٣-٥٠
ممالک غیر ٧-٥٠
فی پرچہ ١٣ نئے پیسے

جلد ٦	٨ ظہور ١٣٣٦ھش	١١ محرم الحرام ١٣٧٧ھ	٨ اگست ١٩٥٧ء	نمبر ٣٢

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ - ٢ اگست - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ **طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے - الحمد للہ**

احباب حضور کی صحت وسلامتی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ - پاکستان میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تا حال علیل ہیں - احباب ہر دو موصوفین کی کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں

سکندر آباد - ٥ اگست - حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کے متعلق مکرم سیٹھ علی محمد صاحب اور سیٹھ یوسف احمد صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ حضرت سیٹھ صاحب موصوف کا ہومیو پیتھی علاج کیا جا رہا ہے - قدرے آرام ہے -

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی آجکل معدہ کی تکلیف سے علیل ہیں - ہر دو بزرگان کیلئے دعائے صحت فرمائی جائے

قادیان - ٥ اگست - آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم حاجی محمد الدین صاحب تہالوی صحابی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس ہوا - جس میں مولوی عمر علی صاحب - محمد عمر صاحب مالاباری - اور شیخ مسعود احمد صاحب نے علی الترتیب "پابندی نماز" - "ہماری ذمہ داریاں" اور "پیارے رسول کی پیاری باتیں" کے موضوعات پر تقاریر کیں - جلسہ کے آخر میں صاحب صدر نے دعا کروائی

قادیان ، ٧ اگست - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ مع اہل وعیال بخیریت ہیں - الحمد للہ

اسلام ایک اطالوی پروفیسر کی نظر میں

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن بمبئی

گذشتہ سال کی بات ہے کہ ایک امریکن تصنیف "رلیجس لیڈرز" نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت مجروح کیا تھا مگر تصرف الٰہی دیکھئے کہ اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ایک ایسی تصنیف منظر عام پر آئی جس میں ایک عیسائی پروفیسر نے اسلامی تعلیمات پر اس طرح روشنی ڈالی ہے گویا آفتاب اسلام افق یورپ سے طلوع ہو رہا ہے۔ ہم اس کتاب کا مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں سے بھی تعارف کرا رہے ہیں - تا یہ معلوم ہو کہ جس طرح مسلمانوں کو کسی کی بیجا نکتہ چینی اور حرف گیری سے دکھ پہنچتا ہے - اسی طرح ان کو کسی کی حقیقت بیانی اور صداقت نگاری سے مسرت بھی ہوتی ہے -

کتاب کا نام اس کتاب کا اصل نام اٹلی زبان میں Apologide Islamismo ہے - جس کا اردو ترجمہ "توضیح اسلام" اور انگریزی ترجمہ An Interpretion of Islam ہے - اس کی مصنفہ ایک مشہور مستشرقہ Alura Veccia Vaglieri ہیں -

مضامینِ کتاب اس کتاب میں فاضل مصنفہ نے اسلامی تعلیمات کو سات بابوں میں منقسم کیا ہے۔ اسلام کی قوت تاثیر ونفوذ، اسلامی عقاید کی سادگی، اسلامی دستور کا مفہوم، اسلامی اخلاق، اسلامی حکومت اور تہذیب، اسلامی تمدن کی خصوصیات، اور اسلام کا تعلق سائنس سے۔

قرآن کریم سے استدلال فاضل مصنفہ کا کمال یہ ہے کہ ان تمام امور پر انہوں نے اکثر قرآن کریم سے روشنی ڈالی ہے - ضمناً کہیں کہیں احادیث کا ذکر کیا ہے۔

اسلامی جہاد، تعدد ازدواج، قربانی وغیرہ پر مخالفین اسلام جو اعتراضات کرتے ہیں - فاضل مصنفہ نے قرآنی آیات کی روشنی میں ان کے نہایت مدلل جواب دئے ہیں - ان کے علاوہ فاضل مصنفہ نے اسلامی عقاید، سیاست، معاشرت، تصوف اور فلسفہ پر قرآن کریم کی آیات سے نہایت صحت مندانہ طور پر روشنی ڈالی ہے - اور تعجب یہ کہ ان کو قرآن کریم پر اتنا تبحر حاصل ہے کہ بلا تکلف ہر امر کے متعلق قرآنی آیات نقل کر لی گئی ہیں۔

اسلامی جہاد کا ذکر کرتے ہوئے آیت کریمہ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔ اور قَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ کا حوالہ دیکر مخالفوں کے سارے اعتراضات باطل قرار دئے ہیں - اسلامی عقاید کی سادگی و دلکشی پر استدلال کرتے ہوئے دوسرے پارہ کی آیت وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اخیر رکوع تک نقل کی ہے - اور سورہ رحمٰن کا پہلا رکوع بھی درج کیا ہے۔ قومیت کے متعلق قرآنی تعلیم پیش کرتے ہوئے آیہ کریمہ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ درج کی ہے

صفاتِ الٰہیہ قرآن پاک میں خدا کی جو صفات بیان کی گئی ہیں انہیں نقل کر کے فاضل مصنفہ نے ثابت کیا ہے کہ اسلام نے خدا کو ایک رحیم وکریم اور قابل محبت وجود کے طور پر پیش کیا ہے - حدیث اِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ عَلٰى غَضَبِيْ بھی نقل کی ہے

قرآن کلامِ خدا پھر قرآن کریم کے منجانب اللہ غیر متبدل اور فصیح وبلیغ ہونے پر اسی طرح استدلال کیا ہے۔ جس طرح خود قرآن کریم استدلال کرتا ہے - قرآن مجید کی تحدی یعنی آیت وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا الخ پیش کی ہے - حفاظ قرآن کا ذکر کیا ہے اور عجائبات قرآنیہ کے متعلق حدیث شریف لَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ وَلَا يَبْلٰى عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ درج کی ہے۔

فلسفۂ ارکانِ اسلام قرآن پاک کے متعلق فاضل مصنفہ نہایت جرات سے یہ قول درج کرتی ہیں کہ یہ کلام خدا اور معجزۂ رسولؐ ہے۔ قربانی کا ذکر کرتے ہوئے آیہ کریمہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ پیش کی ہے۔ اور ارکان اسلام نماز، روزہ، زکوٰۃ وحج کا اس طرح ذکر کیا ہے کہ ہر حکم کے فلسفہ وحکمت پر قرآن پاک کی آیت پیش کر دی گئی ہیں

اسلامی اخلاق چوتھے باب میں قرآن شریف کی اخلاقی تعلیمات کا ذکر کیا ہے۔ اخلاقیات میں اسلام وعیسائیت کا موازنہ کیا ہے - اور اسلامی تعلیمات کو برتر قرار دیا ہے۔ قرآن پاک میں مسکین، بیوہ، یتیم، اور غلاموں کی آزادی سے متعلق جو آیات ہیں - ان میں سے بہت سی نقل کی ہیں - اور قرآنی آیات کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اسلام کے نزدیک تقرب الی اللہ کا ذریعہ صحیح عقاید اور صالح اعمال ہیں - غریبوں سے محبت - والدین کی اطاعت، سوال کی ممانعت، اور راست گوئی سے متعلق قرآنی آیات نقل کی ہیں - پھر حضرت محمد مصطفیٰ کا فرمان وَلِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ اور تہائی وصیت والی حدیث پیش کی ہے -

اسلامی سوسائٹی پانچویں باب میں اجماع امت کی اہمیت - نکاح کا فلسفہ - تعدد ازدواج کی شرائط اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج پر مخالفوں کے اعتراضات کا جواب، مہر، عورتوں کا وراثت میں حصہ، مسلمان عورتوں کی جنگی خدمات اور طلاق - ان امور سے متعلق قرآنی آیات کا اندراج کیا ہے اور ہر جگہ نہایت لطیف انداز میں اسلامی احکام کی عظمت پر استدلال کیا ہے - طلاق کے متعلق حدیث شریف اَبْغَضُ الْحَلَالِ عِنْدِيْ الطَّلَاقُ بھی درج کی ہے -

انسدادِ غلامی اس کے بعد اسلام نے انسداد غلامی کے لئے جو تدابیر اختیار کیں - جیسے غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب و تحریص، کفارہ میں غلاموں کی آزادی، مکاتبت، ان باتوں کا ذکر کر کے ثابت کیا ہے کہ اسلام غلامی کا حامی نہیں - وہ غلامی کا انسداد کرنا چاہتا ہے - حضرت بلال حبشیؓ اور ان کی اذان کا بھی حوالہ دیا ہے - رومن غلاموں اور مسلمان غلاموں کا فرق بھی بتایا ہے - اسلامی طلاق کے متعلق لکھا ہے کہ آج یورپ نے اسکی تقلید کی -

صوفیاءِ کرام اسلام وسائنس چھٹے باب میں صوفیاء کرام اور ان کے تعمیری کاموں کا ذکر کیا ہے - متصوفین کی خامیاں بھی دکھائی ہیں - اور ساتویں باب میں ثابت کیا ہے کہ اسلام کی ترقی کا سبب یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات سائنس کے مطابق ہیں - اور لکھا ہے کہ اسلام نے اس وقت یورپ کو فلسفہ وسائنس کا سبق پڑھایا - جب یورپ تاریکی میں ڈوبا پڑا تھا - کیمسٹری، علم نجوم اور ہیئت کے متعلق مسلمانوں نے جو ریسرچ کی اسکا حوالہ دیا -

قرآن مجید اخیر میں قرآن کریم کے متعلق لکھا کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس

(باقی دیکھئے صفحہ نمبر ٨)

ملک صلاح الدین ایم اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا -

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

عقائد صحیحہ — ثمرہ — اعمالِ صالحہ

از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔اے

کچھ عرصہ پیشتر خاکسار نے ایک رسالہ "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک" تالیف کیا تھا۔ جس پر جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے تبصرہ کرتے ہوئے ہفت روزہ "صدق جدید" لکھنؤ مورخہ ۷ر جون ۱۹۵۷ء میں تحریر فرمایا:-

"کاش ان لوگوں کے عقاید ہمارے جیسے ہوتے اور ہم لوگوں کی سرگرمیٔ عمل ان کی جیسی"

اس تعلق میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی کارگذاریوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت اسلامی کے اخبار "دعوت" دہلی مورخہ ۲۲ر جولائی ۱۹۵۷ء نے مندرجہ ذیل الفاظ تحریر کئے:-

"مسامی سب خدا اور رسول کے ہی نام پر ہیں اور تعارف بھی انہیں اقدار کا ہے جن کو عام مسلمان اپنائے ہوئے ہیں۔ وہی توحید۔ رسالت اور آخرت کی قدریں۔ لیکن یہ اجمال جب تفصیل میں بدلتا ہے۔ تو وہ عظیم فرق نمایاں ہو جاتا ہے کہ سمتِ سفر ہی بدل جاتا ہے۔ اور حدودِ ایمان کی بجائے کفر کی شروع ہو جاتی ہیں۔ ....

کاش قادیانی جماعت کے ذمہ دار اصحاب اس پر غور کر سکتے۔"

اس کے بعد معاصر موصوف تحریر کرتا ہے:-

"لیکن جہاں یہ ذمہ داری قادیانی جماعت کے سربراہوں کے سر عاید ہوتی ہے۔ وہیں علمائے امت پر بھی یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ اس گروہ کے عقاید کی اصلاح کے لئے مساعی کریں۔ پچھلے ستر سال میں ہمیں ایک بھی ایسی کوشش نظر نہیں آئی جس میں علماء نے مناظرے اور مجادلے کے علاوہ تبلیغ اور دعوۃ کے ذریعہ انہیں گمراہی سے موڑنے کی کوشش کی ہو"

جہاں تک احمدیہ جماعت کے عقاید کا تعلق ہے۔ وہ مخفی نہیں۔ بلکہ ساٹھ ستر سال سے دنیا میں شائع اور ذائع ہیں۔ اور ان عقاید کا جب بھی موجودہ زمانہ کے غیر احمدی علماء جو صالحیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کے عقاید سے موازنہ ہوا ہے۔ تو معقولی اور منقولی اعتبار سے احمدیہ عقاید کی حقانیت اور برتری ثابت ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ گذشتہ ستر سال میں علماء نے احمدیہ جماعت کے خلاف اکثر مناظرے اور مجادلے کے ذریعہ ہی کوشش کی ہے اور کوئی "ایجابی اور اقدامی" جد و جہد اختیار نہیں کی۔ لیکن اس میں احمدیہ جماعت کا کوئی قصور نہیں۔ ہم تو اپنے عقاید کی صحت کے ثبوت قرآن کریم، سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال آئمہ دین کے مطابق علماء کی خدمت میں پیش کرتے رہے ہیں۔ اور ہمارے عقاید و ایمان کی درستی ان اعمال صالحہ سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ جو احمدیہ جماعت کا ہر مخلص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے طور پر سرانجام دے رہا ہے۔ اور دین کی ترویج و اشاعت کیلئے جو جانی اور مالی قربانیاں اور مجاہدانہ کارنامے احمدیوں کی طرف سے سرانجام پا رہے ہیں۔ ان کا اعتراف خود جناب مولانا عبدالماجد صاحب اور ایڈیٹر صاحب اخبار دعوت دہلی کو بھی ہے۔ اور اعمالِ صالحہ کا یہ برگ و بار بھی ہمارے نخلِ ایمان کی شادابی کا آئینہ دار ہے۔

رسالہ "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک" پر تبصرہ کرتے ہوئے غالباً اس کا دسواں باب، جس کا عنوان "ہمارے عقاید" ہے، جناب مولانا عبدالماجد صاحب کی نظر سے نہیں گذرا۔ ورنہ ہمیں امید ہے کہ آپ جیسا فہیم اور منصف مزاج انسان ضرور ان عقاید کو بھی اسی طرح غیر احمدی علماء کے لئے قابل تقلید قرار دیتا۔ جیسے ہماری سرگرمیٔ عمل کو اس نے نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ ذیل میں جناب علامہ مولانا عبدالماجد صاحب اور دوسرے علماء مفکرین کے غور و فکر کے لئے اس رسالہ کے دسویں باب کا وہ حصہ جو ہمارے عقاید کے متعلق ہے درج کیا جاتا ہے محقق علماء کی خدمت میں بادب عرض ہے کہ وہ ان عقاید کو جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے رقم فرمودہ ہیں نظر امعان سے دیکھیں:-

ہمارے عقاید

"ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین
دل سے ہیں خدام ختم المرسلین"

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کرینگے۔ یہ کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کے شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا ہے اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے

اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"

(ازالہ اوہام تقطیع خورد صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کے کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنے کا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور حضرت فاروق کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب قرآن اور حدیث میں پیدا ہو۔ قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں ...

اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لائیں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔

غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کا اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہلسنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔"

(ایام الصلح مطبوعہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۸۶ - ۸۷)

"عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ (باقی صفحہ ۹ پر)

خطبہ عید الاضحیہ

عید الاضحی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ خدا اور اس کے دین کی خاطر باہر نکل جاؤ۔ اور شہران دنیا کو روحانیت سے آباد کرو

میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے باہمت نوجوان آگے آئیں اور اپنے آپ کو صوفیا کے طریق پر کام کرنے کے لئے پیش کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۹/جولائی ۱۹۵۷ء۔ بمقام ربوہ

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ عید

عید الاضحیہ

کہلاتی ہے۔ یعنی اس میں جانوروں کی قربانیاں کی جاتی ہیں۔ ہم قادیان میں اس طرح کرتے تھے کہ قربانیاں جمع کر لیا کرتے تھے اور پھر ان کا گوشت تمام محلوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ اور یہ انتظام اس لئے کیا جاتا تھا کہ تا قربانی کا گوشت ہر غریب اور امیر کے گھر پہنچ جائے۔ یہاں ابھی اس طریق پر انتظام مکمل نہیں تھا۔ لیکن چونکہ انڈونیشیا میں قادیان کے پڑھے ہوئے طالبعلم گئے ہیں۔ اس لئے وہاں جماعت نے یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ ہر احمدی اپنی قربانی مرکز میں پہنچا دیتا ہے اور آگے تمام احمدیوں کی لسٹ بنا لیتے ہیں۔ اور ایک انتظام کے ماتحت ان میں گوشت تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اب یہاں فوری طور پر تو سارا انتظام مشکل تھا۔ تاہم ایک بکرا تو میں نے قادیان میں کروا دیا۔ اور پانچ دنبوں کے متعلق یہ ہدایت دے دی ہے کہ انہیں ذبح کر کے ان کا گوشت پانچ محلوں کے عہدہ داروں کو دے دیا جائے کہ وہ اپنے طور پر تقسیم کر دیں۔ مگر

ہونا یہاں بھی یہی چاہیئے

کہ لوگ قربانی کا گوشت اکٹھا کریں۔ اور ایک نظام کے ماتحت شہر کے لوگوں میں تقسیم کریں۔ آخر یہاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھ رہی ہے۔ اور لوگ باہر سے بھی قربانیاں بھجوا دیتے ہیں۔ کچھ مدت پہلے ربوہ میں یہ دستور رہا تھا۔ کہ لوگ اپنی قربانیاں لنگر خانہ میں دے دیتے تھے۔ مگر ہر مہمان لنگر خانہ میں نہیں ٹھیرا ہوتا۔ کئی مہمان گھروں میں بھی ٹھیرتے ہیں۔ اور پھر صرف مہمان ہی قربانی کے مستحق نہیں ہوتے۔ بلکہ ربوہ کے مقیم لوگ بھی قربانی کے مستحق ہیں۔ اس لئے انتظام ایسا ہونا چاہیئے کہ گوشت اکٹھا کیا جائے۔ اور اس میں سے ایک مناسب مقدار لنگر کو دے دی جائے اور باقی گوشت تمام شہر کے لوگوں کی لسٹ بنا کر ان میں تقسیم کیا جائے۔

گرمی کی شدت اور تکلیف کی وجہ سے میں نے آج

مصافحہ کیلئے بھی خاص ہدایات

دی ہیں۔ پہلے تو میں نے ہدایت دے دی تھی کہ مصافحہ نہیں ہوگا۔ لیکن پھر میں نے خیال کیا کہ عید کے موقعہ پر قدرتی طور پر لوگوں کے دلوں میں یہ خواہش ہوگی کہ وہ مصافحہ کریں۔ اس لئے میں نے مصافحہ کیلئے بعض ہدایات دے دی ہیں۔ ان کے ماتحت منتظمین صف وار مصافحہ کرائیں گے۔ لیکن کسی کو انتظار نہیں کرنے دیا جائیگا۔ پچھلی عید پر میں نے دیکھا تھا کہ کوئی ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کرنا پڑا تھا۔ لوگوں کو دھکے دیکر آگے لایا جاتا تھا۔ اور قریب آکر کوئی ادھر کھسک جاتا تھا کہ میں آخر میں مصافحہ کرونگا۔ اور کوئی اُدھر کھسک جاتا تھا۔ کہ کسی طرح اسے زیادہ موقعہ مل جائے۔ یہ طریق دوسروں کے حقوق کو بھی ناجائز طور پر تلف کرنے والا ہے۔ اور خود اپنی جماعت اور امام کو بھی تکلیف میں ڈالنے والا ہے۔ اس لئے میں نے کہہ دیا ہے کہ کسی کو انتظار میں مت بیٹھنے دو۔ منتظمین پہلے پہلی صف والوں کو مصافحہ کرا دیں اور وہ باہر چلی جائے۔ پھر دوسری صف والوں کو مصافحہ کرائیں۔ جب وہ باہر چلے جائیں تو تیسری صف والوں کو مصافحہ کرائیں۔ جب وہ باہر چلے جائیں تو چوتھی صف والوں کو مصافحہ کرائیں۔ جتنے لوگ مصافحہ کر لیں۔ کر لیں۔ جو رہ جائیں رہ جائیں۔ کسی کو یہ اختیار نہ ہو کہ وہ مرضی سے آگے آجائے۔ جو پہلی صف والا پہلے مصافحہ نہیں کرنا چاہتا۔ وہ باہر جا کر بیٹھ جائے۔ اور انتظار کرے۔ پھر بعد میں اسے موقعہ مل جائے تو مصافحہ کر لے۔ ورنہ صبر کرے۔

یہ عید جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا ہے۔ قربانیوں کی عید ہے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی یاد میں ہے۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی

یہ نہیں تھی جیسا عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ انہیں ذبح کرنے کے لئے حضرت ابراہیم نے زمین پر لٹا دیا تھا۔ لیکن بعد میں خدا تعالیٰ سے الہام پا کر آپ نے ذبح کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور الٰہی اشارہ کی بناء پر ان کی جگہ ایک بکرا ذبح کر دیا۔ میں بارہا بتا چکا ہوں کہ درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادی مکہ میں چھوڑ آنے کے متعلق یہ رؤیا دکھائی گئی تھی۔ کیونکہ ایک بے آب وگیاہ وادی میں بیٹھ جانا بھی بہت بڑی قربانی ہے۔ جیسے شروع شروع میں ربوہ میں چند آدمی خیمے لگا کر بیٹھ گئے تھے۔ تاکہ اسے آباد کیا جائے۔ وہ آدمی درحقیقت اس اسمٰعیلی سنت کو پورا کر رہے تھے۔ وہ صرف اس لئے یہاں بیٹھ گئے تھے کہ آئندہ یہاں ربوہ آباد کیا جائے۔ اگر وہ قربانی نہ کرتے۔ اور ربوہ میں آکر خیمے لگا کر نہ بیٹھ جاتے تو نہ یہ شہر بنتا۔ نہ سڑکیں بنتیں۔ نہ بازار بنتے۔ نہ مکانات بنتے۔ اور یہ جگہ پہلے کی طرح چٹیل میدان ہی رہتی۔

امریکہ میں جو فری تھنکنگ Free Thinking کی تحریک پیدا ہوئی ہے۔ اس کا بانی ایک فرانسیسی شخص ہے۔ اس نے اپنا قصہ یہی لکھا ہے۔ کہ میں ایک دن اپنے باپ کے ساتھ ایک پادری کا وعظ سننے گیا۔ تو وہاں اس نے یہ کہا کہ ابراہیمؑ بڑا نیک انسان تھا۔ اس نے

خدا کی خاطر

اپنے اکلوتے بیٹے کے گلے پر چھری پھیر دی۔ وہ لکھتا ہے کہ اتفاق کی بات ہے میں بھی اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہی تھا۔ میں وہاں سے نکل کے بھاگا۔ میرے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر میرے باپ کو یہ خطبہ پسند آ گیا تو وہ کہیں میری گردن پر بھی چھری نہ پھیر دے۔ میں سمندر پر گیا۔ وہاں ایک امریکہ جانے والا جہاز کھڑا تھا۔ میں اس میں گھس گیا اور کسی کونہ میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ اور اس طرح امریکہ پہنچ گیا۔ یہاں آکر میں نے یہ دہریوں والی تحریک جاری کی۔ غرضیکہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی قربانی کو غلط شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

رؤیا کا یہ مطلب تھا

کہ آپ اپنی مرضی سے اور یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ وادی مکہ ایک بے آب وگیاہ جنگل ہے اور وہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا۔ اپنی بیوی اور بچے کو وہاں چھوڑ آئیں۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بڑے ہوئے تو آپ نے اپنی نیکی اور تقویٰ کے ساتھ اپنے گرد لوگوں کا ایک گروہ جمع کر لیا۔ اور انہیں نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کی تحریک کر کے اور اس طرح عمرہ اور حج کے طریق کو جاری کر کے آپ نے مکہ کو آباد کرنا شروع کیا۔ چنانچہ ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں صدیوں سے مکہ آباد چلا آتا ہے۔ قریباً تین ہزار سال سے برابر خانہ کعبہ آباد ہے اور اس کا طواف اور حج کیا جاتا ہے۔ پس

عید الاضحیہ کی قربانی

بیشک اس قربانی کی یاد دلاتی ہے۔ مگر اس قربانی کی یاد نہیں دلاتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظاہری شکل میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری پھیر دی۔ درحقیقت قربانیوں کی

عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے

کہ ہم خدا کی خاطر اور اس کے لئے دین کیلئے جنگلوں میں جائیں اور وہاں جا کر خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کریں۔ اور لوگوں سے اس کے رسول کا کلمہ پڑھوائیں۔ جیسا کہ ہمارے صوفیا کرام کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہماری قربانی حضرت اسمٰعیل کی قربانی کے مشابہ ہو گی۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ قربانی بالکل حضرت اسمٰعیل کی قربانی کی طرح ہو جائے گی۔ کیونکہ دلوں کی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دل کی حالت اور تھی۔ اور ہمارے زمانہ کے لوگوں کے دلوں کی حالت اور ہے۔ مگر بہرحال وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ضرور ہو جائے گی۔ پس تم اپنے آپ کو

اس قربانی کے لئے پیش کرو

میرے نزدیک اس زمانہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ قربانی وہ مبلغ کر رہے ہیں جو مشرقی اور مغربی افریقہ میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ وہ غیر آباد ملک ہیں۔ جن میں کوئی شخص خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام نہیں جانتا۔ لیکن ان لوگوں نے وہاں پہنچ کر انہیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام بتایا۔ میں پہلے بھی ایک خطبہ میں بتا چکا ہوں کہ مغربی افریقہ کے ایک ملک میں عیسائیوں نے اپنے پریس میں احمدی اخبار

کا چھاپنا بند کر دیا تو ہمارے مبلغ انچارج جماعت کا علیحدہ پریس لگانے کے سلسلہ میں چندہ اکٹھا کرنے کیلئے ایک جگہ گئے۔ وہاں انہیں ایک ایسا آدمی ملا۔ جسے انہوں نے بڑی تبلیغ کی تھی۔ مگر اس نے احمدیت قبول نہیں کی تھی۔ بعد میں اس کے پاس ایک مقامی مبلغ بھیجا تو اس نے کہا کہ تمہارے بڑے پاکستانی مبلغ نے بھی مجھے تبلیغ کی ہے لیکن اگر یہ دریا (وہ اس وقت دریا کے کنارے جا رہے تھے) اپنا رُخ پھیر کر الٹی طرف چل پڑے تو یہ بات ممکن ہے۔ لیکن میرا احمدیت کو قبول کرنا ناممکن ہے۔ لیکن کچھ دن اس مبلغ کی صحبت میں رہنے سے

اس پر ایسا اثر ہوا

کہ وہ احمدی ہو گیا۔ ہمارے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ جب میں وہاں چندہ لینے گیا تو اتفاقاً وہ شخص اس شہر میں آیا ہوا تھا۔ وہ مجھے ملا۔ اور کہنے لگا کہ آپ یہاں کیسے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اسے اپنی آمد کا مقصد بتایا اور کہا کہ عیسائیوں نے اپنے پریس میں ہمارا اخبار شائع کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر تمہارے خدا میں کوئی طاقت ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ

کوئی معجزہ دکھائے

اور تمہارا اپنا پریس جاری کر دے۔ پس میں اپنا علیحدہ پریس لگانے کیلئے چندہ اکٹھا کرنے آیا ہوں۔ اس پر وہ احمدی دوست کہنے لگا۔ مولوی صاحب یہ تو بڑی بے غیرتی ہے کہ اب ہمارا اخبار ان کے پریس میں چھپے آپ یہاں کچھ دیر انتظار کریں میں ابھی آتا ہوں۔ اس کا گاؤں قریب ہی تھا وہ وہاں گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر اس نے پانچ سو پونڈ کی رقم مولوی صاحب کے ہاتھ میں دے دی۔ اور کہا کہ پریس کے سلسلہ میں یہ میرا چندہ ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مد میں ۲۵۰۰ پونڈ کے قریب چندہ جمع ہو چکا ہے اور اب سنا ہے کہ پریس لگ رہا ہے۔ یا کم از کم وہ انگلستان سے چل چکا ہے۔ غرض ہمارے یہ مبلغ ایسے ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ جہاں

جنگل ہی جنگل ہیں

شروع شروع میں جب ہمارے مبلغ وہاں گئے تو بعض دفعہ انہیں وہاں درختوں کی جڑیں کھانی پڑتی تھیں۔ اور وہ نہایت تنگی سے گذارہ کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہو جاتی تھی۔ گو اب ہمارے آدمیوں کے میل ملاپ کی وجہ سے ان لوگوں میں کچھ نہ کچھ تہذیب آ گئی ہے۔ ان ممالک کو سفید آدمیوں کی قبر کہا جاتا ہے کیونکہ وہاں کھانے پینے کی چیزیں نہیں ملتیں۔ جب سفید آدمی وہاں جاتے ہیں۔ تو وہ مناسب خوراک نہ ملنے کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ یا پیچش وغیرہ بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ غرض اس زمانہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے زیادہ سے زیادہ مشابہت ہمارے مبلغوں کو حاصل ہے۔ جو اس وقت مشرقی اور مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ملک اس وقت بھی جنگل ہیں۔ اور دنیا میں کوئی اور ملک جنگل نہیں۔ امریکہ بھی آباد ہے۔ یورپ بھی آباد ہے اور مڈل ایسٹ بھی اب آباد ہو چکا ہے لیکن۔

افریقہ کے اکثر علاقے

اب بھی غیر آباد ہیں۔ ان میں تبلیغ کرنے والوں کو بڑے بڑے لمبے سفر کرنے پڑتے ہیں۔ اور بڑی جانکاہی کے بعد لوگوں تک اسلام پہنچانا پڑتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ ملک ہمارے لئے رکھے تھے۔ تاکہ ہمارے نوجوان ان میں کام کر کے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے مشابہت حاصل کریں۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان افریقہ کے جنگلات میں بھی کام کر رہے ہیں۔ مگر میرا خیال یہ ہے کہ اس ملک میں بھی اس طریق کو جاری کیا جا سکتا ہے چنانچہ

میں چاہتا ہوں

کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جنکے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی رح اور حضرت شہاب الدین سہروردی رح کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن

روحانیت کے لحاظ سے

بہت ویران ہو چکا ہے۔ اور آج بھی یہاں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتی رح۔ حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی رح اور حضرت فریدالدین صاحب شکر گنج رح جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائیگا۔ بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ ویران ہو جائیگا جتنا کہ مکہ مکرمہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے ویران تھا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ

جماعت کے نوجوان ہمت کریں

اور اپنی زندگیاں اس مقصد کیلئے وقف کریں۔ وہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ملازم نہ ہوں۔ بلکہ اپنے گذارہ کیلئے وہ طریق اختیار کریں جو میں انہیں بتاؤں گا۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ دنیا میں نئی آبادیاں قائم کریں اور طریق آبادی کا یہ ہو گا کہ حقیقی طور پر تو نہیں ہاں معنوی طور پر

ربوہ اور قادیان کی محبت

اپنے دل سے نکال دیں۔ اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں۔ ابھی اس ملک کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں۔ وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں تبلیغ بھی کریں۔ اور لوگوں کو تعلیم بھی دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں۔ اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں۔ اس طرح سارے ملک میں وہ زمانہ دوبارہ آ جائیگا۔ جو پرانے صوفیاء کے زمانہ میں تھا۔

دیکھو ہمت والے لوگوں نے پچھلے زمانہ میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ یہ دیوبند جو ہے یہ ایسے ہی لوگوں کا قائم کیا ہوا ہے

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رح

نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی ہدایت کے ماتحت یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور آج سارا ہندوستان ان کے علم سے منور ہو رہا ہے

حالانکہ وہ زمانہ حضرت معین الدین صاحب چشتی رح کے زمانہ سے کئی سو سال بعد کا تھا۔ لیکن پھر بھی روحانی لحاظ سے وہ اس سے کم نہیں تھا جب کہ ان کے زمانہ میں اسلام ہندوستان میں ایک مسافر کی شکل میں تھا۔ اس زمانہ وہ ہندوستان میں ایک مسافر کی شکل میں ہی تھا۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی رح نے اپنے شاگردوں کو ملک کے مختلف حصوں میں بھجوایا۔ جن میں سے ایک ندوہ کی طرف بھی آیا۔ پھر اُن کے ساتھ اور لوگ مل گئے اور ان سب نے اس ملک میں دینِ اسلام کی بنیادیں مضبوط کیں۔ اب چاہے ان کی اولاد خراب ہو گئی ہے (اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کو بچائے کہ وہ خراب نہ ہوں) لیکن ان کی اولادوں کی خرابی انکے اختیار میں نہیں تھی۔ انہوں نے تو جس حد تک ہو سکا دین کی خدمت کی۔ بلکہ جہانتک صلبی اولاد کا تعلق ہے

مولانا محمد قاسم صاحب رح کی اولاد

پھر بھی دوسروں سے بہت بہتر ہے۔ میں جب ندوہ دیکھنے گیا۔ تو مولویوں نے ہماری بڑی مخالفت کی مگر مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رح کے بیٹے یا پوتے جو اُن دنوں ندوہ کے منتظم تھے۔ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا۔ اور مدرسہ والوں کو حکم دیا کہ جب یہ لوگ آئیں۔ تو ان سے اعزاز کیساتھ پیش آئیں۔ بعد میں انہوں نے میری دعوت بھی کی لیکن میں پیچش کی وجہ سے اس دعوت میں شریک نہ ہو سکا۔ میرے ساتھ اس سفر میں مولوی سید سرور شاہ صاحب رح۔ حافظ روشن علی صاحب رض اور قاضی سید امیر حسین صاحب رح بھی تھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ان کے اندر ابھی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رح والی شرافت باقی تھی۔ اگر ان میں وہ شرافت نہ ہوتی۔ تو ہمارے جانے پر جیسے اور مولویوں نے مظاہرے کئے تھے۔ وہ بھی مظاہرے کرتے۔ لیکن انہوں نے مظاہرہ نہیں کیا۔ اور بڑے ادب سے پیش آئے۔ اور بڑی محبت کے ساتھ انہوں نے ہماری دعوت کی۔ اور استقبال کیا۔ بعد میں انہوں نے

مولوی عبید اللہ صاحب سندھی

کو ہمارے پاس بھجوایا اور معذرت کی کہ مجھے پتہ لگا ہے کہ بعض مولویوں نے آپ سے گستاخانہ کلام کیا ہے مجھے اس کا بڑا افسوس ہے۔ میں انہیں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ ایسا نہ کیا کریں۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اس وقت مولوی عبید اللہ صاحب سندھی جو بڑے متمدن اور مہذب آدمی تھے۔ ان کے مشیر کار تھے۔ اور وہ مولوی صاحب کا بڑا لحاظ کرتے تھے۔ اور انہیں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔ اور ان کی باتیں مانتے تھے۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ ماننے والے کے اندر جبتک اطاعت کا مادہ نہ ہو تو چاہے اسے کوئی کتنا بڑا آدمی ہی کیوں نہ مل جائے وہ مفید نہیں ہو سکتا۔ مولوی محمد قاسم صاحب رح کے یہ بیٹے یا پوتے جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان کا نام غالباً محمد یا احمد تھا۔ مولوی عبید اللہ صاحب سندھی انہیں ہمیشہ صحیح مشورہ دیتے رہتے تھے۔ اور ان سے ایسا کام لیتے تھے جس سے اسلامی اخلاق صحیح طور پر ظاہر ہوں۔ چنانچہ

اسی کا یہ نتیجہ تھا

کہ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا۔ اور دعوت کی اور بعد میں مولوی عبید اللہ صاحب سندھی کو میرے پاس بھیج کر معذرت کی کہ بعض مولویوں نے آپ کے ساتھ گستاخانہ کلام کیا ہے۔ جس کا مجھے افسوس ہے۔ آپ اس کی پرواہ نہ کریں۔ تو ہماری جماعت کیلئے اس ملک میں بھی ابھی صوفیاء کے طریق پر کام کرنے کا موقعہ ہے۔ جیسا کہ دیوبند کے قیام کے زمانہ میں ظاہری آبادی تو بہت تھی لیکن روحانی آبادی کم ہو گئی تھی۔ روحانی آبادی کی کمی کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رح نے دیکھ لیا تھا۔ کہ یہاں اب روحانی نسل جاری کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ علاقہ اسلام اور روحانیت کے نور سے منور ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے بڑا کام کیا جیسے انکے پیر

حضرت سید احمد صاحب بریلوی رح

نے بڑا کام کیا تھا۔ جیسے ان کے ساتھی حضرت اسمٰعیل صاحب شہید کے بزرگ اعلیٰ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بڑا کام کیا تھا۔ یہ سارے کے سارے لوگ اپنے زمانہ کیلئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ درحقیقت ہر زمانہ کا فرستادہ اور خدا تعالیٰ کا مقرب بندہ اپنے زمانہ کیلئے اسوۂ حسنہ ہوتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ کیلئے اسوۂ حسنہ تھے (باقی انبیاء اپنے اپنے زمانہ کیلئے اسوۂ حسنہ تھے) سید احمد صاحب سرہندی رح اپنے زمانہ کیلئے اسوۂ حسنہ تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اپنے زمانہ کیلئے اسوۂ حسنہ تھے۔ اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی اپنے زمانہ کیلئے اسوۂ حسنہ تھے۔ پھر دیوبند کے جو بزرگ تھے وہ اپنے زمانہ کیلئے اسوۂ حسنہ تھے انہوں نے اپنے پیچھے ایک نیک ذکر دنیا میں چھوڑا ہے۔ ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیئے اسے یاد رکھنا چاہیئے اور اس کی نقل کرنی چاہیئے

سو آج بھی زمانہ ہے

کہ ہمارے وہ نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھر بار سے علیحدہ رہ سکیں ۔ بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں نورِ اسلام اور نورِ ایمان پھیلائیں ۔ اپنے آپ کو اس غرض کیلئے وقف کریں ۔ میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں ۔ بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آرہی ہے ۔ اگر ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ

خدمتِ اسلام کا ایک بہت بڑا موقعہ

اس زمانہ میں ہے جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی ؒ کے زمانہ میں تھا ۔ یا جیسا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی ؒ اور دوسرے صوفیاء و اولیاء کے زمانہ میں تھا ✦

بقیہ از صفحہ اوّل

اسلام ایک اطالوی ....

میں کبھی تحریف نہیں ہوئی ۔ جس طرح نازل ہوا تھا ۔ اسی طرح موجود ہے ۔ اس لئے دنیا جب چاہے ۔ اس چشمہ سے سیراب ہو سکتی ہے ۔

"ریلیجس لیڈرز" کے بعد جب یہ کتاب منظرِ عام پر آئی ۔ تو اسے ایک تصرفِ الٰہی سمجھا گیا ۔ اور احمدیہ مسلم مشن واشنگٹن امریکہ نے فوراً اس کا ترجمہ کرا کے اس کے پانچ ہزار نسخے شائع کئے جو ہاتھوں ہاتھ نکل گئے ۔

اس کتاب کا دیباچہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے لکھا ہے ۔ یہ کتاب قابلِ دید ہے ۔ قرآن پاک سے ہر باب میں استدلال کی ایسی توفیق بہت کم لوگوں کو ملتی ہے ۔

اس کتاب کے بعد فاضل مصنفہ سے پوچھا گیا کہ آپ مسلمان کیوں نہیں ہوتیں ؟ تو جواب دیا کہ میں عیسائی رہ کر اسلام کی جیسی خدمت کر رہی ہوں شاید مسلمان ہونے کے بعد نہیں کر سکوں گی ۔

غیر مسلموں کیلئے پیغام | یہ کتاب ہمارے غیر مسلم بھائیوں کے لئے ایک مشعلِ ہدایت ہے ۔ اگر یہ بھی اسلام پر اعتراضات کرنے سے پیشتر قرآنی آیات پر تدبر کر لیں ۔ تو انہیں بھی قرآن کریم معرفت خدا تعالیٰ کا ایک آئینہ نظر آئیگا ✦

اپنے مال کا جائزہ لے کر زکوٰۃ ادا فرمائیں

احمدیہ مشن سیرالیون (مغربی افریقہ) کی تبلیغی مساعی

ساڑھے چار ہزار میل کا تبلیغی سفر ۔ ہزاروں افراد تک پیغامِ حق

اسلامی لٹریچر کی تقسیم ۔ ۴۲ افراد کا قبولِ اسلام

خلاصہ رپورٹ از یکم جنوری تا یکم مئی ۱۹۵۷ء (قسط نمبر ۲)

از مکرم قاضی مبارک احمد صاحب شاہد جنرل سیکرٹری سیرالیون مشن

فری ٹاؤن مشن

ہمارا فری ٹاؤن مشن بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ترقی کر رہا ہے ۔ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ فری ٹاؤن مشن کے انچارج ہیں ۔

تبلیغ بذریعہ ملاقات

عرصہ زیرِ رپورٹ میں مکرم چیمہ صاحب نے کئی ایک اصحاب سے خود جا کر ملاقاتیں فرمائیں ۔ جن میں نہ صرف شہر کے عوام بلکہ معززین اور حکام اعلیٰ بھی شامل ہیں ۔ چیمہ صاحب نے چیف کانڈے بورے جو کہ موجودہ گورنمنٹ آف سیرالیون کے منسٹر ورکس اینڈ ہاؤسنگ ہیں ۔ سے ملاقات کی ۔ اور ان کے علاوہ فری ٹاؤن میں مجوزہ سکول اور احمدیت کی تبلیغ کیلئے گفتگو کے مواقع نکالتے رہے ۔

مولوی صاحب نے ملاقات کے دوران میں ان کو جماعتِ احمدیہ اور احمدی مبشرین کی سرگرمی اور اسلام اور خدمتِ اسلام کے سلسلہ میں جد و جہد اور مساعی سے آگاہ کیا ۔ اور بتایا کہ آج احمدیت ہی اسلام کا جھنڈا اکناف عالم میں گاڑ رہی ہے ۔ اس لئے جو اسلام کی برتری اور سرخروئی کا خواہشمند ہے ۔ اس کا فرض ہے کہ وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر اپنے آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں میں شامل کرے ۔ چیمہ صاحب نے وہاں کے ایک اور معزز فرد جن کا نام الحاج عبد القادر محمود ہے ۔ سے ملاقاتیں کیں ۔ اور انہیں بھی پیغامِ حق پہنچایا ۔

چیمہ صاحب نے ایک اور دوست الحاج جبرئیل سیسے جو فری ٹاؤن کے مانے ہوئے عالم ہیں اور مسلم کانگریس کے کنوینر ہیں ۔ ظاہری طور پر ان کا ہم سے بڑا اچھا سلوک ہے ۔ مگر فی الحقیقت وہ احمدیت کے سخت خلاف ہیں ۔ اور اکثر اوقات وہ اس ٹوہ میں رہتے ہیں کہ احمدیت پر اعتراضات کرنے کا موقعہ ملے اور وہ اپنی مساعی کو عمل میں لائیں ۔ وہ قریباً چھ سات سال مصر میں رہ کر آئے ہیں تا کہ عربی کی تعلیم مکمل کر سکیں ۔

مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ انہیں بھی کھل کر کبھی بھی احمدیت کے مقابل پر آنے کی توفیق نہیں ملی ۔ اور وہ اس وجہ سے ہمیشہ احمدی مبلغین سے ملاقات کرنے سے کتراتے ہیں ۔ چیمہ صاحب نے مختلف اوقات میں ان سے ملاقاتیں کیں ۔ اور ان پر واضح کرتے رہے کہ دنیا احمدیت کو اچھا کہے یا بُرا کہے ۔ وقت خود ثابت کر رہا ہے ۔ اور دلائل شہادت دے رہے ہیں ۔ اور حالات اس کا تقاضا کر رہے ہیں ۔ کہ اس وقت کسی مصلح کی ضرورت ہے ۔

چیمہ صاحب نے ان کے سامنے وہ برائیاں جو اس ملک میں کثرت سے ہیں ۔ بیان کیں اور بتایا سیرالیون برائیوں میں یورپ اور امریکہ سے بھی آگے ہے ۔ کیا ان حالات میں بھی کسی مصلح کی ضرورت نہیں ہے ۔ اور کسی نمونہ کی ضرورت نہیں جو انہیں متنبہ کرے اور جو ان کے مردہ دلوں کو جلا بخشے ۔ اس پر انہیں اقرار کرنا پڑا کہ حقیقت تو یہی ہے کہ اس وقت مصلح کی ضرورت ہے ۔ لیکن وہ مصلح اور موعود ابھی تک نمودار نہیں ہوا ۔ چیمہ صاحب نے اس پر ان کے سامنے صداقتِ مسیح موعودؑ کے دلائل رکھے اور سوچنے کی دعوت دی اس سلسلہ میں انہوں نے الحاج ابوبکر صاحب پیرامونٹ چیف بائی شیرا وغیرہ سے بھی ملاقاتیں کیں ۔

اخبارات کے ساتھ اچھے تعلقات بنانے کے لئے اور دیگر بعض امور کے سلسلہ میں محترم مولوی صاحب ایڈیٹر ڈیلی میل ۔ پبلک ریلیشن آفیسر وغیرہ سے ملتے رہے ۔ اور ان کے حالات اور اخبارات حاصل کرتے رہے ۔ اور اسلام پر بعض مضامین شائع کراتے رہے ۔

درس و تدریس

چیمہ صاحب صبح و شام کی نمازوں کے بعد درس اور سوال و جواب کا موقعہ دیتے رہے ۔ اور بعض اوقات موقعہ و محل کے مطابق مختلف امور اور احکام اسلامی مثلاً نماز روزہ کی پابندی اور باقاعدگی نماز کی اہمیت واضح کرتے رہے ۔ اور جماعت کو قربانیوں کی طرف زیادہ توجہ دلاتے رہے ۔ رمضان شریف میں چونکہ غیر احمدی بھی ہماری مسجد میں تشریف لاتے رہتے اس لئے ساتھ ساتھ انہیں تبلیغ بھی کرتے رہے اور وفاتِ مسیح اور مہدی کی آمد پر خاص طور پر زور دیا گیا ۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

چیمہ صاحب نے ۸۰ احباب کو عرصہ زیرِ رپورٹ میں بذریعہ لٹریچر تبلیغ فرمائی ۔ احباب کو لٹریچر دیا جاتا ۔ عیسائی صاحبان آپ سے سوال و جواب کرتے رہے ۔ تیس کے قریب آدمیوں کو زبانی بالمشافہ تبلیغ کا موقعہ ملا ۔

عربک کلاس

مغربی افریقہ اور خصوصاً سیرالیون کے مسلمان عربی کے بہت دلدادہ بلکہ عاشق ہیں ۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد کسی نہ کسی طرح عربی سیکھ جائے ۔ گو ان کا اصل مقصد قرآن کریم کو سمجھنا نہیں ہوتا ۔ بلکہ عربی پڑھ کر عربوں کے بعض مزعومہ تعویذوں وغیرہ کا کام کرنا ہوتا ہے ۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مبلغین کے ذریعہ یہ رسم کافی حد تک دور ہو رہی ہے ۔ فری ٹاؤن میں ایک کلاس دیر سے جاری ہے ۔ چیمہ صاحب شام ۲½ بجے سے چار بجے تک کا وقت اس عربی کلاس میں صرف کرتے ہیں ۔ اور بچوں کو قرآن کریم اور یسرنا القرآن اور عربی کی تعلیم دیتے ہیں ۔ اور طلباء کی تعداد ۳۰ کے قریب ہے ۔

خطبات جمعہ اور عید الفطر

چیمہ صاحب خطباتِ جمعہ میں اکثر مختلف اسلامی مسائل بیان کرتے رہے ۔ احبابِ جماعت کو یہاں کی مخصوص برائیوں وغیرہ سے دور رہنے کی تلقین فرماتے رہے ۔ نیز بعض غیر احمدی تعلیم یافتہ احباب کو جو خطبہ جمعہ میں شریک ہوتے رہے ۔ انہیں بعد میں مل کر افریقن کریسنٹ اور ٹریکٹ کے پرچے دئے ۔ اور سوالات و جوابات کا موقعہ نکالتے رہے ۔ چندہ تحریکِ جدید کی طرف خاص توجہ دیتے رہے اور تحریکِ جدید کی برکات ان پر واضح کرتے رہے

فروخت لٹریچر

محترم چیمہ صاحب نے قریباً تیس پونڈ کا

لٹریچر فروخت کیا۔ اور خریدنے والوں کو اکثر دفعہ پمفلٹ دینے کے علاوہ تبلیغ کرنے کا موقعہ بھی ملتا رہا۔

پچھلے سال یہ کوشش جاری تھی۔ کہ فری ٹاؤن میں اپنا سکول قائم کیا جائے سو اس سال خدا تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ایک مکان خریدیں۔ اس سلسلہ میں محترم چیمہ صاحب کافی کوشش اور دوڑ دھوپ کرتے رہے اور آخر محترم امیر صاحب اور مکرم چیمہ صاحب کی کوششوں سے ایک دو منزلہ مکان بارہ سو پونڈ میں خرید لیا گیا بالآخر احباب سے درخواست ہے۔ کہ چیمہ صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سیرالیو مشن

حلقہ سیرالیو کے انچارج مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد ہیں۔ اور اس حلقہ میں تقریباً پندرہ جماعتیں ہیں۔ محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد کی واپسی سے فری ٹاؤن اور مگبورکا سنٹرز خالی ہو چکے تھے۔ اس لئے فری ٹاؤن میں مکرم چیمہ صاحب کو "باجے بو" سے تبدیل کر کے بھیجا گیا اور باجے بو کا سنٹر چونکہ خالی تھا۔ اور کوئی مبلغ نہ تھا۔ کہ جسے باجے بو سنٹر دیا جاتا۔ یہ کمی بڑی طرح محسوس کی جا رہی تھی مگر الحمد للہ کہ اپریل ۱۹۵۷ء کے ابتدا میں اس کمی کو ملک غلام نبی صاحب نے پورا کیا۔ اور انہیں اس سنٹر کا انچارج مقرر کر دیا گیا۔ مگر ان کا سنٹر باجے بو سے تبدیل کر کے سیرالیو جو کہ باجے بو سے قریباً اٹھائیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ بنایا گیا۔ سیرالیو میں چونکہ سب سے بڑی جماعت ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ یہاں مبلغ کا سنٹر بنایا جائے۔

محترم ملک صاحب کو اپریل کے شروع میں ہی وہاں بھجوایا گیا تھا۔ سو الحمد للہ کہ ملک صاحب باوجود نو آمدہ ہونے کے تبلیغی اور تربیتی کام کو بخیر و خوبی سرانجام دیتے رہے۔

انہیں شروع شروع میں باجے بو ہی بھیجا گیا تھا۔ جہاں انہوں نے صبح و شام کی نمازوں کے بعد درس تدریس کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری رکھا۔ درس تدریس کے علاوہ دن کے اوقات میں آپ شہر کے معززین سے انفرادی ملاقاتیں کرتے اور انہیں پیغام احمدیت پہنچاتے رہے۔ محترم ملک صاحب نے خصوصیت سے بعض شامی تاجروں سے ملاقاتیں کیں۔ یہاں کے شامی گو اہل زبان ہیں۔ اور اپنے اہل زبان اور ابناء العرب ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ مگر ان میں اکثر دین اسلام سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ان کا شغل محض تجارت ہے۔ پردے کا بالکل رواج نہیں اور دولت لوٹ نسلی غرور اس قدر ہے کہ خدا کی پناہ۔ شراب قمار بازی میں بھی انگریزوں سے بہت آگے ہیں

ان حالات کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جس میں حضور نے حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کی علامات بیان فرمائی ہیں۔ کا نقشہ ذہن میں آ جاتا ہے۔ اور دل میں یہ یقین اور پختہ ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ زمانہ اس مصلح ربانی کیلئے بہترین زمانہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ ؎

میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آج اگر اہل زبان اور ابناء العرب کی یہ حالت ہے تو باقی اقوام کا تو ذکر ہی کیا۔

شامی احباب کے علاوہ بعض نوابوں اور پیراماؤنٹ چیفوں سے بھی آپ نے ملاقاتیں کیں۔ جن میں علاوہ عام تعارف اور گفتگو کے ان کے سامنے احمدیت کی تعلیم بھی پیش کرتے رہے۔ اور اسلامی لٹریچر بھی پیش کرتے رہے۔ آپ کی گفتگو کا اچھا اثر ہوتا۔ اور کئی دوست احمدیت پر غور و فکر کرنے کا وعدہ کرتے

آپ نے فالا۔ لیوما۔ اور بلاما کے پیراماؤنٹ چیفوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور ان سے دینی امور پر گفت و شنید کرتے رہے۔ علاوہ ازیں بعض سیکشن چیفوں اور ٹاؤن چیفوں کو مل کر ان سے احمدیت کا ذکر کرتے اور انہیں احمدیت قبول کرنے کی دعوت دیتے۔ بعض جگہ چیف کے ذریعہ لوگوں کو اکٹھا کر کے لیکچر بھی دئے گئے۔

باجے بو سے آپ فالا تشریف لے گئے۔ فالا میں ہماری ایک مخلص جماعت ہے۔ محترم ملک غلام نبی صاحب شاہد نے وہاں چند روز قیام کیا۔ دوران قیام میں آپ نے وہاں ایک غیر احمدی امام اور دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا۔ آپ نے فالا کے نیٹو ایڈمنسٹریشن کلرک اور سکول کے اساتذہ سے بھی ملاقاتیں کیں۔ آپ نے وہاں بھی صبح و شام درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور سوال و جواب کے مواقع بہم پہنچاتے رہے۔ اسی طرح تبلیغ احمدیت میں سرگرم عمل رہے۔ آپ فالا سے پیدل چل کر باڈو گئے۔ جو پہاڑی اور دشوار گزار اور آٹھ میل کے قریب گندے پانیوں والا راستہ ہے۔ وہاں کے چیف کے ہاں قیام کیا۔ اور دو روز ٹھہر کر وہاں کی جماعت کی تربیت کی اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ نیز غیر از جماعت لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اور سوالات کا جواب دیا۔ واپسی پر فالا کے پیراماؤنٹ چیف سے ملاقات کی اور انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ وہاں سے آپ پیدل باجے بو تشریف لائے اس طرح آپ نے تیس میل کے قریب پہاڑی سفر کیا اور ۸۵ افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ وہاں سے باڈو میں جو کہ باجے بو سے بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور جہاں ایک مخلص جماعت ہے آئے۔ آپ نے وہاں چھ روز قیام کیا جس کے دوران میں آپ نے جماعت کو نمازیں باقاعدگی ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کی اہمیت اور روزہ کے فوائد صدقات اور زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے یہاں بھی درس و تدریس کا التزام کیا۔ اور دن کے وقت مختلف احباب کو ملتے اور انہیں پیغام احمدیت پہنچاتے رہے۔ باڈو سے واپسی پر آپ نے بلاما جنکشن پر ۳۰ کے قریب افراد کو تبلیغ کی اور لیکچر دیا۔ جس میں انہوں نے احمدیت کی حقیقت اور اسلام پر حقیقی طور پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے صداقت احمدیت اور مصلح وقت کی آمد وغیرہ پر بھی سیر حاصل بحث کی اور آخر سوال و جواب کا موقعہ دیا۔ اور تسلی بخش جوابات دئے۔ اور وہاں قریباً ایک پونڈ کا لٹریچر فروخت کیا۔

آپ لیوما سے بلاما پہنچے جو سیرالیون پروٹیکٹوریٹ کے مرکزی مقامات میں سے ایک ہے۔ اور تجارت کی خاصی بڑی منڈی ہے۔ آپ نے وہاں پر ایک روز قیام کیا۔ اس دوران میں آپ وہاں کے شامی تجار اور دوسرے بڑے بڑے لوگوں سے ملتے رہے۔ خصوصیت سے ایک قبیلہ ٹاڈسا کا چیف جو پہلے احمدیت کا مخالف تھا۔ سے تعلقات پیدا کئے۔ بلاما سے سیرالیو گئے۔ آپ نے وہاں آٹھ روز قیام کیا۔

انفرادی تبلیغ

آپ نے اس دورہ میں دو صد کے قریب افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ انہیں دعوت اسلام دی اور ان پر احمدیت کی سچائی واضح کی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں سیرالیون میں ۴۲ افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

بالآخر قارئین کرام۔ جماعت کے مخلصین اور بزرگان دارالامان و دارالمسیح اور خصوصیت سے اپنے آقا و مولا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں عاجزانہ درخواست ہے کہ حضور بابرکت اور بزرگان کرام اس ملک کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ اس ملک کی سعید روحوں کو طاقت بخشے کہ وہ قبول احمدیت میں کسی لومۃ لائم سے نہ ڈریں۔ ان کے دلوں میں احمدیت گھر کر جائے۔ انہیں حضرت مسیح موعود کی آمد کا حقیقی اور یقینی علم ہو جائے۔ اور وہ احمدیت کے زمرہ میں داخل ہو کر احمدیت کے جھنڈے کو بلند و بالا کر سکیں۔ ایسے ہی ہم مبلغین کے لئے بھی خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ کیونکہ ہماری کامیابی کا راز محض حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کے مخلصین کی دعاؤں میں ہی مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم مبلغین کو توفیق دے کہ اس کے جھنڈے کو بلند و بالا کر سکیں۔ اور خدا تعالیٰ وہ وقت جلد لائے۔ جب دنیا میں ایک ہی مذہب یعنی اسلام اور ایک ہی کتاب یعنی قرآن اور ایک ہی رسول یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہو +

بقیہ از صفحہ

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے.....

مسجد کے دروازے تمام ایسے بندگانِ خدا کے لئے جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ سلامتی اور عجز کی روح سے تعلق پیدا کرنے کی جستجو کرتے ہوں کھلے ہیں۔ ہم امید کرتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ یہ مسجد ان تمام کاموں کے لحاظ سے جو اس میں یا اس کے تعلق میں کئے جائیں۔ یہ چاروں طرف ہر شعبۂ حیات پر الٰہی نور پھیلانے کا مرکز بنے۔ آمین۔

ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ان تمام احباب کی جدوجہد کو جنہوں نے کسی رنگ میں حصہ لیا ہے شرف قبولیت عطا کرے۔ اس تعلق میں میں چاہتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ذکر خاص طور پر کروں۔ جن کی لگاتار دعاؤں اور پیہم توجہ کے بغیر یہ منصوبہ تکمیل نہ پاتا۔ پھر ہمارے بھائی مولوی عبداللطیف صاحب ہیں۔ اور ہمارے نہایت عزیز دوست مسٹر ٹاک ہیں۔ جنہوں نے مسجد کی تعمیر کا کام کیا ہے۔ ان دونوں بزرگوں نے ہی ان تھک دوڑ دھوپ اور خلوص دلی سے اس کام کو سرانجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی برکات کی بارش کرے۔ آمین۔

میں جماعت احمدیہ کی ہدایات کے بموجب مسجد کا افتتاح کرتا ہوں +

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو تمام شعبہ ہائے حیات میں انسان کی راہنمائی کرتا ہے اور دنیا میں حقیقی امن و سلامتی کے قیام کا ضامن ہے

ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں پہلی احمدیہ مسجد کے افتتاح پر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب بالقابہ کی تقریر

ہمارے لئے یہ بڑی خوشی کا موقعہ ہے۔ کیونکہ آج بعد دوپہر ہم یہاں ہیمبرگ میں پہلی مسجد کے افتتاح کی تقریب منانے کی غرض سے جمع ہوئے ہیں۔ یہ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ جمہوریہ مغربی جرمنی کیلئے عموماً اور اس قدیم اور منظم شہر کے لئے خصوصاً نہایت مبارک گھڑی ہے۔ اس شہر میں جو ہمیشہ نہ صرف جرمنی بلکہ تمام شمال مشرقی یورپ میں تجارتی خوشحالی کا مثالی نمونہ رہا ہے۔ مسجد کی تعمیر اور اس کا افتتاح اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام کا پیغام جرمنی کے عوام تک پہنچا دیا گیا ہے اور انشاءاللہ ہمیشہ ملک کو اپنی برکات سے مستفیض کرتا رہیگا۔

یہ پیغام کیا ہے؟ اسلام کے معنی ہیں سلامتی اور تسلیم و رضا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان زندگی کے تمام شعبوں اور اعمال میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی یعنی اس کے قانون کی پابندی کے ذریعہ سے امن و سلامتی کا اکتساب کرسکتا ہے۔ یہ ایک ایسا تصور ہے جس کے بارے میں آج کے حالات میں بحث تو کیا ذرا بھی اختلاف نہیں ہوسکتا۔ بشرطیکہ اس کے صحیح مفہوم کا ادراک کیا جائے۔ اور اس کو واضح طور پر سمجھ لیا جائے۔

اسلام باقاعدگی اور توازن کے ذریعہ امن کا علمبردار ہے۔ قرآن کریم جو پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۲۳ سال کے عرصہ میں وحی کے ذریعہ نازل ہوا ہے۔ بار بار ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کراتا ہے کہ یہ کائنات ان قوانین کی باقاعدہ پابندی کرنے سے جو اس کیلئے مقرر ہیں۔ انسان کے لئے مفید اور مسخر کی گئی ہے۔ یہ کائناتی قوانین بھی الٰہی قوانین کا ہی حصہ ہیں۔ ان قوانین کا مطالعہ اور مشاہدہ نہ صرف زندگی کے مادی پہلو کیلئے ہی باعث ترقی ہیں۔ بلکہ اخلاقی اور روحانی قوانین کے فہم و ادراک میں بھی اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

قرآن کریم میں ہمیں بار بار قدرت کے قوانین اور مظاہر کے عمل و حرکت پر غور کرنے سوچنے اور فکر کرنے کے لئے ہدایات دی گئی ہیں۔ تاکہ ہم اخلاقی اور روحانی قوانین کا واضح اور صحیح تصور حاصل کرسکیں۔

نیچر اور اس کے قوانین، یا دوسرے الفاظ میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا مذہب سے تصادم تو الگ رہا۔ اسلام تو دونوں میں باہم تطبیق پیدا کرتا ہے۔ اور انسان کو ہر پہلو سے بہتر سے بہتر زندگی گذارنے کیلئے میدان بہم پہنچاتا ہے

وقت کی قلت اور تقریب کے تقدس کے پیش نظر جو ہمارے یہاں جمع ہونے کا باعث ہوئی ہے۔ میں آج اسلام کے صرف ایک دو نمایاں پہلوؤں کی طرف توجہ دلانے پر اکتفا کرونگا۔

اسلام کی بناء اللہ تعالےٰ کی توحید پر ہے جو کائنات کا خالق، پالنے والا اور محافظ ہے۔ اور جو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان دائمی تعلق قائم رکھتا ہے۔ خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان جس میں انسان بھی شامل ہے۔ یہ تعلق دائمی، فعال اور بلا واسطہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان کوئی درمیانی واسطہ دار نہیں ہے۔ نتیجۃً اسلام میں برہمنزم کا وجود نہیں۔ ہر انسان اس سے بلا واسطہ ذاتی تعلق پیدا کرسکتا ہے۔ یہ تعلق اس معنی میں دائمی اور بغیر روک کے ہے کہ انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔ البتہ صرف انسان کی جانب سے اس کی ضرورت اور امکان سے غفلت اور بے توجہی سے ہی اس میں رکاوٹ آجاتی ہے۔ ہم میں سے ہر انسان کیلئے یہ دروازہ کھلا ہے۔ لیکن داخلہ ہماری وسعت ظرف اور سعی پر منحصر ہے۔

توحید باری تعالےٰ کے تصور سے تمام کی اخوت اور مساوات کی طرف براہ راست راہنمائی ہوتی ہے۔ یہ ایسا تصور ہے۔ جس کا مظاہرہ مسلمانوں نے اپنے عروج و زوال دونوں زمانوں میں کیا ہے۔ اسلام میں رنگ، نسل، خاندان، درجہ اور دولت کے امتیازات انسان کے شرف کا تعین نہیں کرتے۔ بلکہ اس کا تعین اس پاکیزگی اور تقویٰ سے کیا جاتا ہے۔ جو اپنی زندگی اور کردار میں وہ حاصل کرتا ہے۔ اسلام کے نزدیک تمام انسان بھائی بھائی ہیں۔ لیکن یہ برادرانہ رشتہ صرف اللہ تعالیٰ کی توحید کے مشترکہ تعلق سے ہی مکمل طور پر بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ اس میں کوتاہی ہو تو یہ محض بے اثر نظریہ اور ادعا ہی بن کر رہ جاتا ہے جس کے پیچھے کوئی حقیقت نہیں۔ ہر انسان میرا بھائی ہے کیونکہ وہ میرے خدا تعالیٰ کی مخلوق اور اس کا پرستار ہے گویا ایک معنی میں وہ اس کا سفیر ہے۔ اس تصور کو ہی عملی جامہ پہنانے سے وہ میرا اصل بھائی بن سکتا ہے جس کی بطور بھائی کے توقیر اور عزت ہونی چاہیئے۔

انسان پر اللہ تعالیٰ اپنی رضاء کا اظہار قدیم سے اپنے منتخب بندوں کے ذریعہ کرتا چلا آیا ہے جو نبی اور رسول کہلاتے ہیں۔ اسلام کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی پر اور تمام رسولوں پر ایمان لایا جائے۔ ایسے بندگان حق اور رسولوں میں سے اکثر کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ حضرت ذکریاؑ۔ حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ۔ ہم ان سب کی راستبازی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے واسطے پیغمبر بن کر آئے۔ جن کا کام بنی اسرائیل کی بھٹکی ہوئی بھیڑوں کو موسوی شریعت کی حقیقی روح اور مطلب سے آشنا کرنا تھا۔ آپ کے دشمنوں نے آپ کو بدنامی کی موت مارنے کی کوشش کی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو بچالیا۔ اس طرح آپ اسرائیل کے ان کھوئے ہوئے قبیلوں کو اپنا پیغام پہنچانے کے قابل ہوگئے جو اس علاقہ میں بکھر گئے تھے جسے آجکل مشرق وسطیٰ کہا جاتا ہے حالیہ تحقیقات اور ایسے آثار کا سائنٹفک طریقوں سے جائزہ لینے سے جو میسر ہوئے ہیں۔ روز بروز زیادہ سے زیادہ اس حقیقت کا ثبوت بہم پہنچ رہا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے صلیب پر وفات نہیں پائی تھی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی موت کی ذلت سے بچالیا تھا۔ اور آپ کھوئے ہوئے اسرائیلی قبیلوں میں اپنا مشن پورا کرنے کیلئے اس علاقہ میں آگئے۔ جس کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو خبردار کردیا تھا کہ وہ فی الوقت پوری سچائی کو نہیں پاسکتے۔ بلکہ ان پر پوری سچائی کا انکشاف سچائی کی روح کے ذریعہ ہوگا جو اپنی طرف سے نہیں کہے گا بلکہ وہی کہے گا جو اس کو (خدا تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا جائیگا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی یہ پیشگوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بھائیوں میں سے موسیٰ علیہ السلام کی طرح کا نبی برپا کریگا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالے گا۔ دونوں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت میں پوری ہوگئیں۔ اس طرح پوری سچائی اس کلام میں بیان کردی گئی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے منہ میں ڈالا۔ اور جو قرآن کریم کی صورت میں موجود ہے

اسلام نہ صرف محدود معنی میں ایک مذہب ہے۔ جو صرف عبادات، رسومات اور شعار کو قائم کرتا ہے۔ بلکہ وسیع ترین معنی میں یہ ایک لائحہ حیات بھی ہے۔ جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے نظم و توازن کیلئے رہنمائی کرتا ہے۔ یہ تخلیق کائنات اور انسانی ہستی کا مقصد بیان کرتا ہے۔ اور ایسے ذرائع بتاتا ہے جن سے اس مقصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اسلام ایمان کی بنیاد عقل پر رکھتا ہے نہ کہ محض تحکم پر۔ اس غرض کیلئے یہ نہ صرف ہدایت دیتا ہے بلکہ ان کی فلاسفی اور حکمت کو بھی بیان کرتا ہے۔ تاکہ عقل اور ذہانت اس طرح مطمئن ہو۔ اور انسان ہدایت پر دلی شوق سے عمل پیرا ہوں۔

اسلام کا پیغام عالمگیر ہے۔ یہ ہر انسان کو دعوت دیتا ہے اور ہر ایک کا خیر مقدم کرتا ہے تاکہ انسان بلا امتیاز اس دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح حاصل کرے۔

ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہیمبرگ کی اس پہلی مسجد کو اور جیسا کہ ہمیں یقین ہے اس کے تتبع میں جو مساجد تعمیر ہوں انہیں اپنے اس حقیقی نور کا مرکز بنائے جو اس منظم ملک کے طول و عرض میں پھیل جائے۔ اور اس ملک کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی حقیقی عبادت کی طرف کھینچے۔ تاکہ وہ تمام اعمال اور زندگی کے تمام شعبوں میں اللہ تعالیٰ سے برکت پائیں۔ اور یورپ کی دیگر اقوام کیلئے "پوری سچائی" قبول کرنے کے لئے ہر اول کا کام دیں۔

اسلام میں مسجد اللہ تعالیٰ کا حقیقی گھر سمجھی جاتی ہے۔ جہاں تمام مخلوق بلا امتیاز آزادی سے داخل ہوکر اپنے خالق کی عبودیت میں امن و امان اور تسکین کی دولت حاصل کرسکتی ہے۔

یہ درست ہے کہ مسجد کی اولیں غرض یہ ہے کہ یہاں نماز ادا کی جائے اور اس میں اسلامی قوم کیلئے مرکز ہونے کے لحاظ سے جو کام ضروری ہیں۔ سرانجام دئے جائیں مگر ہماری خواہش ہے کہ اس امر کو واضح کردیں کہ (باقی ص۶ کالم ۱)

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کا
ایک تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۸/۷/۵۷ بروز اتوار چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ سلسلہ کی قیام گاہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کا ہفتہ واری اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی تحریری اطلاع خدام کو قبل از وقت دے دی گئی تھی۔ بلکہ مکرم شفیع اللہ صاحب سیکرٹری مال نے خدام کو دوبارہ یاد دہانی کروانے کے لئے اپنی موٹر سائیکل پیش کی۔ چنانچہ شفیع اللہ صاحب اور چوہدری مبارک علی صاحب نے ہر ایک خادم کے گھر جا کر ان کو اجلاس میں شمولیت کے لئے تلقین کی۔

پونے گیارہ بجے قبل دوپہر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ عہد دوہرانے کے بعد مکرم عنایت اللہ صاحب نسیم سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے نئے منتخب شدہ قائد مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب کو چارج دیا۔ بعد ازاں خدام کے آیندہ پروگرام کیلئے لائحہ عمل بنایا گیا۔ اور "دار الفضل" میں درس و تدریس کے وقت اسی محلہ کے خدام کو شامل ہونے کی تلقین کی گئی۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ احمدیہ قبرستان جو شہر کے بالکل قریب ہے۔ اور وہاں ایک بہت بڑا محلہ آباد ہو گیا ہے۔ اور اس محلہ والے اپنا کوڑا کرکٹ اس قبرستان میں پھینک دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قبرستان کی حالت سخت خراب ہو گئی ہے۔ وہاں وقارِ عمل منا کر قبرستان کی صفائی کی جائے۔ چنانچہ دو ہفتہ بعد بروز اتوار خدام الاحمدیہ کی طرف سے وہاں وقارِ عمل منائے جانے کا فیصلہ ہوا۔ نیز یہ طے پایا کہ اس میں انصار اللہ اور اطفال کو بھی شامل ہونے کی دعوت دی جائے۔ قائد صاحب اس کے لئے ضروری سامان اور پروگرام کی چوہدری مبارک علی صاحب کو ساتھ لے کر تیاری کریں گے۔

نیز اجلاس کے بعد عنایت اللہ صاحب بشیر احمد صاحب اور چوہدری مبارک علی صاحب کو قبرستان کی حالت کا جائزہ لے کر اس کے لئے مناسب انتظام کرنے کیلئے درخواست کی گئی۔ بعد ازاں مکرمی بشیر احمد صاحب جو کہ خدام کی طرف سے مدعو کئے گئے تھے۔ نے خدام کی تربیت اور دینی تعلیم کیلئے اپنی تجاویز پیش کیں۔ اور مشورہ دیا کہ اطفال جو جلد خدام میں آنے والے ہیں۔ ان کو بھی خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں شامل کیا جایا کرے۔ اس کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ ختم ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ چوہدری مبارک علی صاحب نے تمام خدام کی چائے سے تواضع کی۔

دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خادمِ دین بنائے۔ آمین (خاکسار محمد حفیظ اللہ سیکرٹری)

تقریب رخصتانہ

مکرم سید سہیل احمد صاحب ابن مکرم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی (بہار) کی برات کا قافلہ مورخہ ۲۸/۷/۵۷ کو مکرم سید صاحب کی رہائش گاہ "آشیانہ" رانچی سے ایک خاص بس کے ذریعہ روانہ ہوا اور دو سو میل کی مسافت طے کر کے بفضلہ تعالیٰ بخیریت اروَل پہنچ گیا۔ جو ضلع گیا (بہار) میں ہے۔ وہاں معزز احمدی اور غیر احمدی احباب کے ایک بڑے مجمع نے استقبال کیا۔ ... منجملہ دوسرے معززین کے مکرم مولوی فضل دین صاحب مبلغ موسیٰ بنی مائینز۔ مکرم پروفیسر سید اختر احمد صاحب۔ مکرم پروفیسر سید شکیل احمد صاحب و مکرم ڈاکٹر محمد شمیم احمد صاحب بھی جناب سید شاہ محمد توحید صاحب آف اروَل کے شاندار بنگلہ "پام وِلا" میں موجود تھے۔ ناشتہ اور پھر رات کے کھانے سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

مکرم سید سہیل احمد صاحب کا نکاح گزشتہ سال مکرم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ نے بعوض مہر ۵ ہزار روپیہ سہیلہ بیگم صاحبہ بنت شاہ صاحب آف اروَل موصوف کے ساتھ پڑھا تھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ برات کا قافلہ دوسرے دن یعنی ۲۹/۷/۵۷ کو واپس روانہ ہوا۔

مکرم سید سہیل احمد صاحب حال ہی میں انگلستان کے ایک تعلیمی ادارے کامیابی حاصل کر کے تشریف لائے ہیں۔ ہمارے لنڈن احمدیہ مشن کو نیز تعمیر مسجد جرمنی کے لئے بھی ایک گرانقدر رقم اپنے دیگر چندوں کے ساتھ دیکر انہوں نے نوجوانوں کیلئے ایک قابلِ تقلید نمونہ پیش کیا ہے۔ خاکسار کے توجہ دلانے پر انہوں نے درویشانِ قادیان کے لئے بیس روپیہ اور شادی فنڈ میں پانچ روپے بھجوانے کا وعدہ کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار سید صمصام الدین احمد
مبلغ رانچی

اندرونِ ہند میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی جدوجہد

بمبئی اور حیدر آباد میں احمدی مبلغین کی مساعی

خلاصہ رپورٹ ماہ جون ۱۹۵۷ء

حیدر آباد

تبلیغ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۹ افراد کو سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کیلئے دیا گیا۔ موسم برسات کی وجہ سے کوئی لیکچر نہ دیا جا سکا۔ چار تاجروں۔ پانچ طلبا اور سات دیگر معززین کو تبلیغ کا موقعہ ملتا رہا۔ تین خطبات جمعہ دئیے۔ جن میں جماعت کو تربیت اور تعلق باللہ اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

تعلیم و تربیت (۱) مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں شرکت کر کے درسِ قرآن کریم دیا۔ نظارت تعلیم و تربیت کے مقرر کردہ امتحان رسائلِ خلافت میں شمولیت کے لئے احباب جماعت ہائے حیدر آباد و سکندر آباد کو تحریک کی۔ نیز سکندر آباد کے ایک پکنک پروگرام میں تبلیغی اغراض کے ماتحت حصہ لیا۔ علاوہ ازیں مختلف مواقع پر ہر دو مذکورہ جماعتوں کے احباب کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

(۲) محلہ ملے پلی میں ہر جمعرات کو بعد نماز مغرب لطفی حسینی صاحب کے مکان پر قرآن کریم کے درس کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ جاری رہا۔ بعض دفعہ کچھ غیر احمدی بھی شامل ہوتے رہے۔

(۳) ۹ بچے قرآن کریم ناظرہ۔ تین بچے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ اور ایک بچہ ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم پڑھتا ہے۔ علاوہ ازیں چند روز سے دو اور بچوں کو ترجمہ شروع کرایا گیا ہے۔

(۴) تعلیمی کلاس میں پہلے دو طلباء تھے اس ماہ چار ہو گئے ہیں۔ سب باقاعدگی سے دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

بیعتیں عرصہ زیر رپورٹ میں دو مردوں اور ایک عورت نے بیعت کی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب ہر سہ کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار حکیم محمد الدین مبلغ)

بمبئی

عرصہ زیر رپورٹ میں "اسلام اور مسئلہ خلافت" پر ایک لیکچر دیا۔ جس میں منافقین وغیرہ کی ریشہ دوانیوں پر روشنی ڈالی۔ روزانہ شہر میں تبلیغی دورہ کیا جاتا رہا۔ چھ سرکاری افسران اور پندرہ تاجروں کو تبلیغ کی اور انہیں سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا آٹھ طلباء زیر تبلیغ رہے۔ انہیں بھی مطالعہ کے لئے سلسلہ کی کتب دی جاتی رہیں۔ مذکورہ بالا اشخاص کے علاوہ پریس کے ساتھ تعلقات کے سلسلہ میں اخبارات کے ایڈیٹروں اور ان کے متعلقین سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔

اس عرصہ میں مختلف موضوعات پر تین مضامین لکھے جو اخبار بدر اور اخبار "آزاد نوجوان" مدراس میں شائع ہوئے یہ مضامین کمیونزم کی تردید میں تھے۔ علاوہ ازیں جماعتی تعلیم و تربیت اور افراد کی اصلاح کی کوشش کی جاتی رہی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سمیع اللہ مبلغ بمبئی)

بنگلور میں جماعتہائے میسور کا صوبائی دار التبلیغ

الحمد للہ بنگلور میں جماعت احمدیہ کا صوبائی دار التبلیغ مورخہ ۲۱/۷/۵۷ سے باقاعدہ کھل گیا ہے مرکز نے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ کو میسور سٹیٹ کے انچارج مبلغ کی حیثیت سے بنگلور میں تعینات کیا ہے۔ چوہدری صاحب مورخہ ۲۱/۷/۵۷ کو مع اہل و عیال تشریف لے آئے ہیں۔ فی الوقت چوہدری صاحب کی رہائش عارضی طور پر ایک محلہ میں ہے۔ درس و تدریس اور نمازوں کا انتظام خاکسار کے غریب خانہ "دار الفضل" میں ہے۔ اور چوہدری صاحب کے دفتر اور ملاقات کیلئے ایک کمرہ دار الفضل میں ہی دے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی ایسے موزوں مکان کی تلاش ہے۔ جس میں لائبریری، درس و تدریس اور نمازوں کے علاوہ مبلغ کی رہائش کا انتظام ہو سکے۔ خاکسار اپنے مکان "دار الفضل" کے ایک حصہ کو جو پہلے کرایہ پر دیا ہوا تھا۔ اس مقصد کیلئے خالی کروانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو کامیاب فرمائے اور ہم صحیح معنوں میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں

چوہدری صاحب کا ایڈریس یہ ہوگا:-

c/o M. Moosa Razaeb(?)
& Sons New Market
Bangalore - 2

خاکسار بی ایم عبد الرحیم پریذیڈنٹ جماعت بنگلور

بقیہ از صفحہ ۲

(درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے)

خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اور بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی ۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں ۔ اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے ۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر نبی کا لقب پاتا ہے ۔ وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں ۔ جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو ۔ تو تم دو نہیں ہو سکتے ۔ بلکہ ایک ہو ۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں ۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے ۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا "

(کشتی نوح صفحہ ۱۴)

اے علماء محققین ! آپ ان عقاید کے متعلق مناظرانہ و مجادلانہ طریق سے بچتے ہوئے عدل و انصاف سے خدا کی خاطر اپنی رائے دیں ۔ اور اگر ان میں سے کوئی عقیدہ بھی آپ کو کلام اللہ اور سنت رسول صلعم کے خلاف نظر نہ آئے ۔ تو جرأت و بہادری سے جو علماء حق کا طرۂ امتیاز ہے ان عقاید کی صحت کا اقرار و اعلان فرمائیں اور اعمال صالحہ اور جہاد عظیم کو بجا لانے کے لئے ہمارے دوش بدوش اعلاء کلمۃ اللہ کا کام سرانجام دیں ۔ اور اللہ تعالیٰ سے اجر جزیل پائیں ۔

آپ پر یہ بات بخوبی واضح ہے ۔ کہ اس وقت اسلام کا ہر فرقہ ہی اپنے ایمان اور عقاید کی درستی کا مدعی ہے ۔ لیکن ہر دعویٰ کے ساتھ دلیل کا ہونا ضروری ہے ۔ بغیر دلیل کے کوئی دعویٰ قبول کے لائق نہیں ہوتا ۔ ایمان اور عقاید کی درستی کا لازمی نتیجہ اعمال صالحہ کی بجا آوری ہے ۔ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی بجا طور پر فرماتے ہیں :—

"یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے ۔ اس لئے نخل ایمان کی شناخت بھی اس کے پھل سے ہی ہو سکتی ہے ۔ اب اگر ایک کوئی شخص تم کو نظر آتا ہے کہ زبان سے ایمان کا دعویٰ کرتا ہے ۔ مگر اس کے اعمال میں اس ایمان کے مطابق کوئی بہتر تغیر نظر نہیں آتا تو یہی سمجھنا چاہیئے کہ ایمان نے اس کی زبان سے اتر کر اس کے دل کی گہرائیوں میں برگ و بار پیدا نہیں کیا ہے ۔ یہی سبب ہے کہ قرآن پاک ہر نیکی اور خوبی کو ایمان کا خاصہ اور مومنوں کا وصف لازم بتاتا ہے ۔ ہر اہم موقع پر اس نے مسلمانوں کو

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا — اے وہ لوگو جو ایمان لائے

کی ندا سے خطاب کیا ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان احکام پر وہی عمل کر سکتے ہیں جو ایمان سے متصف ہیں "

(سیرۃ النبی جلد چہارم ص ۵۵۲ و ص ۵۵۳)

اسی طرح آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"جس طرح ایمان کے بغیر عمل سرسبز نہیں رہ سکتا اسی طرح عمل کے بغیر ایمان ایک بے برگ و بار درخت ہے ۔ جس کا فائدہ کے لحاظ سے عدم و وجود برابر ہے ۔ اس بناء پر جہاں ایمان ہے ۔ اس کے عملی نتائج و آثار کا وجود بھی ضروری ہے "

(" ص ۵۵۵)

احمدیہ جماعت کے عقاید حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے الفاظ میں اوپر درج کئے جا چکے ہیں ۔ ان کی درستی اور احمدیوں کے ایمان کی سرسبزی و شادابی کی دلیل وہ اعمال صالحہ اور مجاہدانہ کارنامے ہیں جو ستر سال سے بے سر و سامان مجاہد خدا کی راہ میں سرانجام دے رہے ہیں ۔ اور جن کا اعتراف احمدیت کے مخالفین کو بھی ہے ۔ اب ایک طرف ایمان اور درستیٔ عقاید کا دعویٰ ہے ۔ جس کے ساتھ اعمال صالحہ کی شہادت نظر نہیں آتی اور دوسری طرف نخل ایمان کے ثمرات اعمال صالحہ کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں ۔ اور گو موجود الوقت مسلمانوں کے عقاید سے احمدیوں کو بعض تفصیلات میں اختلاف ہے لیکن ان مختلف فیہ مسائل میں بھی قرآن کریم اور سنت رسول صلعم کے علاوہ بہت سے ائمہ دین اور صلحاء سلف کی تائید احمدیوں کو حاصل ہے ۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ احمدیہ جماعت کی کوشش اور جد و جہد کو وہ خدا جس کی لوگوں کے دلوں کی پاتال تک نگاہ ہے اور جو ایمان کی حقیقت کو سب سے زیادہ جانتا ہے ۔ اپنی خاص تائید اور نصرت سے نواز رہا ہے ۔ اور انکی کوششوں میں جو وہ اعلائے کلمہ اسلام میں کر رہے ہیں ۔ برکت دے رہا ہے ۔

یہ امر کہ عقاید کی تفصیلات میں احمدی کفر کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں حقیقت سے کس قدر دور ہے ۔ اگر احمدیوں کے نخل ایمان کی آبیاری خدائے قدوس کے ہاتھوں سے نہیں ہو رہی ۔ تو اس کے نتیجہ میں احمدیوں کے اعمال کی ہر شاخ سرسبز ۔ ہر پتا شاداب اور ہر ٹہنی ثمردار کیوں ہے ۔ کاش ! اس اہم معاملہ کو واقعات کی روشنی میں دیکھا جا سکے ۔

آج افریقہ کے صحراؤں اور ساحلوں میں احمدیوں کے سوا عیسائیوں اور بت پرستوں کے سامنے کون سینہ سپر ہے ؟ آج یورپ کے تثلیث کدوں میں مساجد تعمیر کر کے اسلامی توحید و رسالت کی ندا کس کے ذریعہ بلند ہو رہی ہے ؟ ہندوستان کے طول و عرض میں جرأت اور بے خوفی سے اسلام کا نام بلند کرنے والا کون ہے ؟ مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک اور انڈونیشیا کے اسلامی علاقہ میں غافل مسلمانوں کو ہوشیار کرنے اور ان کے خلاف غیر مسلموں کی یلغار کو روکنے والا سوائے احمدیوں کے اور کون ہے ؟!

اگر یہ سب کچھ احمدیہ جماعت کے کمزور اور بے بضاعت ہاتھوں سے ہو رہا ہے ۔ اور اسلام کے لئے ہر نیا قلعہ احمدیت کے جانباز مجاہدوں کی ہمت سے فتح ہو کر شوکت اسلام کا باعث بن رہا ہے ۔ تو غیر احمدی علماء کا یہ کہنا کہ احمدیوں کے عقاید صحیح نہیں اور کہ وہ ایمان سے عاری ہیں کہاں تک درست ہے ۔

ہم اس بات کے لئے ہر وقت تیار ہیں کہ مناظرہ اور مجادلہ کے طریق کو چھوڑتے ہوئے محض احقاق حق کی غرض سے غیر احمدی علماء اپنے عقاید کی درستی ہم پر واضح فرمائیں اور ہم سے ہمارے عقاید کی صحت کا ثبوت طلب فرمائیں ۔ تاکہ اہل اسلام اتحاد و یگانگی سے اسلام کی خدمت کر سکیں ۔ اور اسلام کا خزاں رسیدہ باغ ایک دفعہ پھر سرسبز و شاداب اور بابرگ و بار ہو ۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے اور مسلمانوں کا حافظ و ناصر ہو ۔

سیرت آنحضرت صلعم (بزبان ہندی) کی اشاعت کیلئے

مخلصین کے وعدے اور نقد رقوم

نظارت ہذا کی طرف سے بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۵۷ء میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہندی زبان میں اشاعت کیلئے چندہ کی تحریک کی گئی تھی ۔ الحمدللہ کہ مخلصین جماعت نے حسب توفیق اس کار خیر میں حصہ لیا ہے اور لے رہے ہیں ۔ جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا کتاب کا مسودہ تیار ہے اس پر نظر ثانی کیلئے ایک ماہر پروفیسر کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں ۔ نظر ثانی کے بعد اسے پریس میں دیدیا جائیگا

احباب سے پھر گذارش ہے کہ اس کتاب کی اشاعت میں حسب توفیق حصہ لیں ۔ اور آنحضرت صلعم کی شفاعت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بنیں ۔ جملہ پریذیڈنٹ صاحبان اور مبلغین سے درخواست ہے کہ وہ جماعتوں میں مزید تحریک فرمائیں ۔ تاکہ جماعت کا کوئی فرد اس کار خیر میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائے

مناسب ہوگا کہ اس کار خیر میں غیر احمدی معززین کو بھی شامل کر لیا جائے ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ کے متعلق مخالفین کی غلط فہمیوں کے ازالہ کیلئے .... غیر احمدی شرفاء کو بھی تحریک کی جائے

مخلصین کے وعدوں اور نقد رقوم کی تازہ فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے اور اپنی نعمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے ۔

سیرت کے لئے چندہ کی رقوم امانت "ن" نظارت دعوۃ و تبلیغ میں ارسال فرمائیں ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مکرم حکیم ایم علی صاحب کنانور ۵/- دعویٰ
" ایم سی محمود احمد صاحب " ۵/- "
" ایم سی مصطفیٰ صاحب " ۲/- "
" ای حامد صاحب " ۲/- "
" کے سی محمود صاحب " ۳/- "
" این حامد صاحب " ۲/- "
" این عبدالرحیم صاحب " ۲/- "
" ایم محمود صاحب " ۲/- "
" سی ۔ وی کنجو محمد صاحب " ۱/- "
" کے ایم محی الدین صاحب " ۱/- "
" ٹی بشیر احمد صاحب " ۱/- "
" مولوی پی عبداللہ صاحب فاضل " ۳/- "
" وی پی محمد صاحب کوڈالی ۵/- "
مکرمہ " " مبارکہ صاحبہ " ۲/- "
مکرم ٹی کے سلیمان صاحب " ۱/- "
" سی برکت اللہ صاحب " ۱/- "

مکرم سی ابراہیم کٹی صاحب کوڈالی ۱/- دعویٰ
" ای وی عبدالعزیز صاحب " ۱/- "
" یو محی الدین صاحب " ۱/- "
مکرمہ ای وی فاطمہ صاحبہ " -/۸ "
" سی فاطمہ صاحبہ کٹی " -/۸ "
" ای وی بی بی فاطمہ صاحبہ " -/۴ "
" وی کنجی فاطمہ صاحبہ " -/۴ "
" وی پی مریم بی صاحبہ " -/۲ "
مکرم وی محمود صاحب " ۱/- "
" احمد حسین صاحب وکیل شوراپور ۵/- "
" محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت بڑودہ ۲/- "
" منصور علی صاحب سیکرٹری مال " ۲/- "
" ابوطاہر صاحب " ۱/- "
" صدرالدین صاحب " ۱/- "
" قیوم صاحب " ۱/- "

(بقیہ صفحہ ۱۰ کالم ۴ پر)

چھٹا کل ہند رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تحریری مقابلہ

[ذیل کا اعلان مجلس تعمیرِ ملت حیدرآباد کی طرف سے اخبار بدر میں اشاعت کیلئے موصول ہُوا ہے۔ حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ کو بیان کرنا اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا تمام مسلمانوں میں مابہ الاشتراک ہے۔ جماعتِ احمدیہ تو بجائے خود ہر سال خاص تنظیم کے ماتحت سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کرتی ہے۔ جن میں غیر مسلم معززین کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ ہم ایسے تحریری مقابلوں کو جن میں آنحضرت صلعم کی سیرتِ طیبہ کا بیان ہو بنظرِ استحسان دیکھتے ہیں۔ ہماری جماعت کے خواندہ نوجوانوں کو بھی اس کی شرکت سے فائدہ اور ثواب حاصل کرنا چاہیے (ادارہ)]

گزشتہ پانچ سال میں رحمۃٌ للعالمینؐ تحریری مقابلے نہایت کامیاب رہے۔ ان میں ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے طلبا و طالبات نے بلا امتیاز مذہب و ملت حصہ لیا۔ اور نہایت اچھے مضامین لکھے۔ یہ مقابلے جنوبی ہند کی سماجی تنظیم مجلس تعمیرِ ملت کے تحت منعقد ہوتے ہیں سالِ حال کبمراحبِ ذیل چھٹا تحریری مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ طلبا و طالبات کالج اور ہائی سکول بلا امتیازِ مذہب و ملت اپنے مضامین روانہ فرمائیں گے

۱۔ **قواعد و ضوابط**
- ان مقابلوں میں کالج اور ہائی اسکول کے طلبا و طالبات حصہ لے سکتے ہیں۔
- وصول شدہ مضامین میں سے منتخب مضامین کی اشاعت کا حق مجلس تعمیرِ ملت کے نام محفوظ رہیگا
- مضامین فل اسکیپ کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ کالج گروپ کا مضمون کم از کم بیس صفحات پر اور ہائی اسکول گروپ کا مضمون کم از کم دس صفحات پر مشتمل ہو
- اردو یا انگریزی میں مضامین لکھے جاسکتے ہیں
- مضمون نگار اپنا نام، معیارِ قابلیت اور مکمل پتہ واضح لکھیں

۲۔ **عنوانات**

کالج گروپ
۱۔ حضور اکرمؐ بحیثیت مدبرِ اعظم
۲۔ عالمگیر اخوت کے بغیر بین الاقوامی مسائل کا سلجھاؤ ناممکن ہے
۳۔ دنیا کے ارتقائے تمدن میں اسلام کا حصہ
۴۔ جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی (اقبال)

ہائی اسکول گروپ
۱۔ رسول اکرمؐ بحیثیت معلمِ اخلاق
۲۔ حضرت عمر فاروقؓ کی اسلامی خدمات
۳۔ ابتدائے عہدِ اسلام میں عورتوں کے کارنامے
۴۔ ہندوستان میں مسلمانوں کا دورِ حکومت

نوٹ:۔ کسی ایک عنوان پر مضمون لکھا جائے۔

۳۔ **انعامات**
- کالج گروپ:۔ انعام اوّل (۱۰۰) روپے سکۂ ہند۔ انعام دوم (۷۰) روپے سکۂ ہند
- ہائی اسکول گروپ:۔ انعام اوّل (۴۰) روپے سکۂ ہند انعام دوم (۲۵) روپے سکۂ ہند
- اس کے علاوہ ترغیبی انعامات بشکل کتب دئے جائیں گے۔
- یہ انعامات یوم رحمۃٌ للعالمین کے موقعہ پر جو حیدرآباد میں بتاریخ ۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ منعقد ہوگا تقسیم کئے جائینگے۔
- جو انعام یافتگان شریک جلسہ نہ ہوسکیں۔ انہیں بعد جلسہ انعامات روانہ کر دئے جائیں گے۔

۴۔ **تاریخیں**
- مضامین وصول ہونے کی آخری تاریخ ۷ ستمبر ۱۹۵۷ء مطابق ۱۱ صفر المظفر ۱۳۷۷ھ روز شنبہ ہے
- تاریخ مذکور کے بعد وصول ہونے والے مضامین شریکِ مقابلہ نہیں کئے جائیں گے۔
- نتائج کا اعلان ذریعہ اخبار کیا جائیگا۔ نیز مقابلہ میں حصہ لینے والوں کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی جائیگی۔

۵۔ **فیس شرکت**
- کالج گروپ کے لئے فیس شرکت ایک روپیہ سکۂ ہند اور ہائی اسکول گروپ کے لئے فیس شرکت ۸ آنہ سکۂ ہند۔
- بذریعہ ڈاک آنے والے مضامین کی فیس بذریعہ منی آرڈر یا بشکل ڈاک ٹکٹ۔ مضامین کے ساتھ ارسال کی جاسکتی ہے۔

۶۔ مرکزی مجلس عاملہ تعمیرِ ملت کے ارکان ان مقابلوں میں حصہ نہ لے سکیں گے۔

۷۔ مضمون کے ہمراہ کالج، ہائی اسکول یا معیارِ تعلیمی کا صداقت نامہ منسلک کیا جائے۔

نوٹ:۔ انگریزی میں مضامین لکھنے والے اصحاب پتہ ذیل سے انگریزی ورقیہ منگوا سکتے ہیں:۔
پتہ:۔ معتمد کل ہند رحمۃٌ للعالمین تحریری مقابلہ۔ مرکزی دفتر تعمیرِ ملت۔ ترپ بازار۔ حیدرآباد ۲

کریم رضا معتمد تحریری مقابلہ

فتویٰ

نظامِ سلسلہ کی طرف سے جس شخص کو اخراج از جماعت یا مقاطعہ کی سزا دی گئی ہو۔ اس سے تا معافی چندہ عام یا وصیت وصول کرنا درست نہیں۔ یہ امر حکمت سزا کے خلاف ہے کہ اسے برکت سے حصہ لینے کا موقعہ دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو بعض اوقات سزا کے طور پر زکوٰۃ بھی قبول نہیں فرماتے تھے اور چندہ کی فرضیت تو بہر حال زکوٰۃ کے مقابلہ میں دوسرے نمبر پر ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست ہائے دعا:۔

۱۔ مورخہ ۲۷/۵ کو خاکسار کی اہلیہ صاحبہ فوت ہوگئیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور مرحومہ کے چھوٹے چھوٹے تین بچوں کا حافظ و ناصر ہو آمین
خاکسار نورالدین خاں کیرنگ

۲۔ میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے احبابِ جماعت سے اس کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
خاکسار قریشی سعید احمد درویش

بقیہ از صفحہ ۹
سیرت آنحضرت صلعم کیلئے وعدے ۔۔۔۔

مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ مع خاندان ۲۵/- وصول
" قریشی نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ تیماپور ۲/۸ "
" عبدالرحمٰن صاحب " ۲/۸ "
" عبدالعزیز صاحب " -/۸ "
" عطاء الرحمٰن صاحب " -/۴ "
" قریشی نذیر احمد صاحب " ۵/- "
" مبارک احمد صاحب وکیل " ۱/- "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " ۱/- "
مکرم عبدالرزاق صاحب " -/۸ "
" عبدالغنی صاحب چنت کنٹہ ۱۵/- "
" محمد عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی حیدرآباد ۵/- "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ۔۔۔۔۔ ۵/- "
دختران و فرزندان ۔۔۔۔۔ ۵/- "
مکرم منیر احمد صاحب حیدرآباد ۵/- "
" عبدالحفیظ صاحب کرصل ۲/- "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " ۲/- "
" شمیم بیگم دختر " ۱/- "
" نعیم بیگم " -/۸ "
" تسنیم بیگم " -/۸ "
" امینہ بیگم " -/۸ "
مکرم مسعود احمد صاحب ابن " -/۸ "
" کالے خاں صاحب مرحوم سرکاپاواڑیسہ -/۴ "
" والد مرحوم خلیل الدین صاحب بیانی اڑیسہ ۲/- "
" سید غلام مصطفےٰ صاحب مظفرپور بہار ۵/- "
" سید غلام ابراہیم صاحب کٹک اڑیسہ ۴/- "
" سید جہانگیر صاحب کا چیکوڑہ ۱۰/- "
" مرزا اکبر علی بیگ صاحب مانکا گوڑا اڑیسہ ۲۰/- "
" محمد نعیم صاحب مونگھیر ۱۰/- "
" عبدالعزیز صاحب استاد تیماپور مدرسہ ۱۸/۸ "
" رحمت اللہ صاحب " ۵/- "
" محمد عثمان صاحب سوربہ میسور ۵/- وعدہ
" سید عبداللہ بیر صاحب " ۵/- "
مکرمہ اہلیہ " ۵/- "
" سیدہ امۃ اللطیف دختر " ۵/- "
مکرم سید غلام احمد صاحب ابن " ۵/- "
مکرمہ سیدہ محمودہ بیگم دختر " ۵/- "
مکرم سید منور احمد صاحب ابن " ۵/- "
" سید انوار احمد صاحب ابن " ۵/- "
" سید بہلول بخش صاحب مرحوم والد " ۵/- "
مکرمہ والدہ مرحومہ " ۵/- "
مکرم بابا اللہ دتہ صاحب درویش قادیان جیب ۵/- "
" گیانی بشیر احمد صاحب ناقر " -/۲۵ "
" مستری محمد الدین صاحب " ۱۰/- "
مکرمہ اہلیہ شریف احمد صاحب ڈوگر " -/۵۰ "
مکرم محمود احمد صاحب مبشر مہال ڈیال " ۱/- "
" منظور احمد صاحب منیر " -/۵۰ "
" مظہر حسین صاحب " -/۵۰ "
" نذیر احمد صاحب سنگی " -/۲۵ "

درخواست دعا:۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں
مرزا منور احمد درویش قادیان

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کا ارشاد

"پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق متواتر کئی سالوں سے دیکھا گیا ہے۔ کہ جو جماعتیں شروع سال میں چندہ دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں۔ اور جو شروع میں نہیں دیتیں۔ ان کے ذمہ بقایا رہ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور ان کے ذمہ بھی بعض دفعہ دو دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آتا ہے۔ جلسہ سالانہ ایک اجتماع کا موقعہ ہے۔ اور اجتماع کے موقعہ پر ہمارے ملک میں لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ امداد ضرور کرتے ہیں ...."

"ہمارا جلسہ سالانہ تمام عرسوں، میلوں اور اجتماعوں سے بالکل مختلف ہے۔ اور اس میں حصہ لینا بڑے ثواب کا کام ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ ابھی سے جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہمارا لمبا تجربہ ہے کہ جو جماعتیں جلسہ سالانہ سے پہلے چندہ دے دیتی ہیں۔ وہ تو دے دیتی ہیں۔ اور جو رہ جاتی ہیں۔ رہتی چلی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو بعد میں نظارت بیت المال کے پیچھے پڑنے کی وجہ سے اور خط و کتابت کرنے پر آخر سال میں چندہ پورا کر دیتی ہیں۔ اور بعض جماعتوں کے ذمہ دو دو سال کا بقایا چلا جاتا ہے۔ حالانکہ انتظام پر تو بہرحال روپیہ خرچ ہوتا ہے ...."

"پس پہلے تو میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کیلئے پہلے سے انتظام کیا جاسکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہیئے کیونکہ اگر اجناس وقت پر خرید لی جائیں تو ان پر بہت کم خرچ آتا ہے۔ اگر روپیہ پاس ہو اور ماہ مئی۔ جون۔ جولائی میں تمام اجناس خرید لی جائیں تو آدھے روپیہ میں کام بن جاتا ہے۔ بہرحال جماعت کو چاہیئے کہ وقت پر چندہ دے۔ تاکہ ہم سہولت سے چیزیں خرید سکیں۔"

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو۔ چندہ جلسہ سالانہ جلسہ سے قبل سو فیصدی وصول ہو جانا ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کی ضروریات کے اخراجات بسہولت پورے ہو سکیں۔ اس سال جلسہ سالانہ ۶-۷-۸ اکتوبر کو ہو رہا ہے یعنی **جلسہ کے انعقاد میں اب صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں**۔ اس لئے پریذیڈنٹ و امراء صاحبان سے بھی یہ درخواست ہے۔ کہ وہ فوری توجہ دیتے ہوئے خطبات میں جلسہ سالانہ کی اہمیت احباب کے ذہن نشین کرائیں۔ اور جلد از جلد وصولی کی کوشش فرماویں۔ اور سیکرٹریان مال کے پاس جمع شدہ رقوم جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ جلسہ سالانہ کی ضروریات کیلئے اجناس اور دیگر اشیا قبل از وقت خرید کر سٹاک کی جاسکیں۔

ناظر بیت المال قادیان

پروگرام دورہ
مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال
در جماعتہائے ہند از ۸/۵۷ تا ۲۸/۵۷

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدہ داران کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از مورخہ ۸/۵۷ لغایت ۲۸/۵۷ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ آپ حضرات سے توقع ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ **ناظر بیت المال قادیان**

نام جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی
چنت کنٹہ	۱۰-۸-۵۷	کرنول	۱۰-۸-۵۷
کرنول	۱۱-۸-۵۷	بنگلور	۱۲-۸-۵۷
بنگلور	۱۷-۸-۵۷	شموگہ	۱۷-۸-۵۷
شموگہ	۲۰-۸-۵۷	ہبلی	۲۰-۸-۵۷
ہبلی	۲۲-۸-۵۷	نندگڑھ	۲۲-۸-۵۷
نندگڑھ	۲۳-۸-۵۷	باندہ	۲۳-۸-۵۷
باندہ	۲۵-۸-۵۷	ستارہ	۲۶-۸-۵۷
ستارہ	۲۷-۸-۵۷	بمبئی	۲۸-۸-۵۷

نہایت ضروری اعلان
قابلِ شادی افراد کے کوائف مطلوب ہیں

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے۔ نظارت ہذا میں ایک شعبہ رشتہ ناطہ قائم ہے۔ اور اس میں جماعت کے قابل شادی افراد کے کوائف محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ نیز ان کوائف کی مدد سے موزوں رشتوں کے باہم تصفیہ اور تکمیل میں رہنمائی کی جاتی ہے۔ اس طرح خدا کے فضل و کرم سے بہت سے رشتے طے ہو چکے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے قابل شادی افراد کا جائزہ لیکر ان کے والدین کی رضامندی کے ساتھ انکے کوائف ارسال فرمائیں تاکہ ان کی روشنی میں رشتوں کے طے کرنے میں احبابِ جماعت کی رہنمائی کی جاسکے

(نوٹ) اس غرض کیلئے نظارت ہذا سے ضروری فارم حاصل کیا جاسکتا ہے۔ **ناظر امور عامہ قادیان**

غرباء کی امداد کیلئے زکوٰۃ کی ادائیگی نہایت ضروری ہے

اسلام نے غرباء کے حقوق کی ادائیگی کیلئے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے یعنی جس قدر جائداد کسی مومن کے پاس سونے اور چاندی کے سکوں یا اموالِ تجارت کی قسم سے ہو اور اس پر ایک سال گذر چکا ہو تو ضروری ہے۔ کہ اس کا چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ وصول ہو کر بیت المال میں داخل ہو۔ اور یہ رقم غرباء پر ان کی امداد کیلئے خرچ کی جائے۔ یہ زکوٰۃ صرف نفع پر نہیں بلکہ سرمایہ اور نفع دونو پر واجب ہوتی ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

بقایادار احباب فوری توجہ فرمائیں

پیشتر ازیں جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں ان کی جماعتوں کے بقایا سابقہ اور سال رواں کے بجٹ لازمی چندہ جات کی اطلاع بھجوائی جاچکی ہے ہر جماعت اپنا حساب دیکھ کر یہ معلوم کرسکتی ہے کہ وہاں کے احباب نے گذشتہ مالی سال میں کس حد تک اپنی مالی ذمہ داری کو ادا کیا ہے اور اس میں کس قدر کمی ہے۔ متعدد جماعتوں کے بقایاداروں کے نام ادائیگی بقایا کے لئے انفرادی تحریک بھی دفتر ہذا کی طرف سے ارسال کی جاچکی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ بقایادار احباب اپنے اپنے حساب کا جائزہ لیتے ہوئے ابھی سے اس بات کا تہیہ کرلیں کہ وہ موجودہ مالی سال کا چندہ باقاعدہ ادا کرتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ گذشتہ بقایا کی ادائیگی بھی زیادہ سے زیادہ قسطوں میں شروع کردیں۔ تاکہ موجودہ مالی سال کے ختم ہونے سے قبل ان کے ذمہ چندوں کا حساب بیباق ہو سکے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چھ ماہ سے زاید کے بقایادار کو اپنی جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن ابھی بہت سے افراد جماعتوں میں ایسے ہیں جن کے ذمہ اس سے زیادہ عرصہ کے لازمی چندہ جات کی رقوم بقایا ہیں۔ اور باوجود نظارت ہذا کی طرف سے یاددہانیوں کے وہ عملی اصلاح اور ادائیگی بقایا کی طرف توجہ نہیں کر رہے۔ ان حالات میں نظارت ہذا مجبور ہوگی کہ ایسے افراد کو آخری نوٹس دیتے ہوئے انکا معاملہ تعزیری کارروائی کیلئے پیش کردے۔

عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے بقایادار احباب کے پاس پہنچیں۔ اور انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی طرف اور ان کے "دین کو دنیا پر مقدم" رکھنے کے وعدۂ بیعت کو یاد دلاتے ہوئے بالمقطعہ یا بالاقساط ادائیگی بقایا کا معین وعدہ حاصل کرکے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ اور جو احباب ان کی کوشش کے باوجود اصلاح کی طرف مائل نہ ہوں۔ ان کی رپورٹ مجلسِ عاملہ کی سفارش کیساتھ مزید کارروائی کیلئے مرکز میں بھجوائیں۔

مجھے امید ہے کہ احبابِ جماعت اور عہدیدارانِ مال نظارت ہذا کے ساتھ پورا تعاون کرتے ہوئے فرض شناسی کا ثبوت دینگے۔ اور کوشش کرینگے کہ ان کے ذمہ کا بقایا جلد از جلد اور سو فیصدی ادا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو ان کی ذمہ داری سمجھنے اور عملی طور پر مالی قربانی کا بہترین نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

جلسہ سالانہ مستورات میں تقاریر

امسال جلسہ سالانہ قادیان مورخہ ۶-۷-۸ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ مستورات کا علیحدہ پروگرام مورخہ سات اکتوبر کو ہوگا۔ دفتر ہذا کی طرف سے جلسہ کی تقاریر کا پروگرام زیر ترتیب ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا گذارش کی جاتی ہے کہ قادیان سے باہر کی جو بہنیں تقریر کرنے کا ملکہ رکھتی ہیں اگر ان کا جلسہ پر آنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے ناموں سے اطلاع دیں تاکہ تقاریر کا پروگرام بناتے وقت انکے ناموں کو ملحوظ رکھ لیا جائے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

خبریں

نئی دہلی - ۳ر اگست - آج لوک سبھا میں ہوم منسٹر پنڈت پنت نے محکمہ ڈاک و تار - ٹیلیفون، ریلوے شہری ہوابازی اور مرکز کے دوسرے کئی محکموں کے ملازموں کی ہڑتالوں کو ناجائز قرار دے کر انہیں روکنے کے لئے ایک ہنگامی بل پیش کیا۔ جس کا نام "ضروری سروسز کو برقرار رکھنے کا بل" ہے۔ اس بل کے ساتھ بھارت سرکار ان ضروری محکموں میں ہڑتال کی ممانعت کر سکے گی - اگر اس کے باوجود ہڑتال ہو تو اسے ناجائز قرار دیا جا سکے گا - اس بل کے ماتحت بھارت سرکار کو ہڑتالیوں - ہڑتال کی انگیخت کرنے والوں اور ہڑتال کے لئے مالی امداد دینے والوں سزائیں دینے کا اختیار ہوگا - ہڑتال میں شامل ہونے والوں کو چھ ماہ قید یا دو سو روپیہ جرمانہ یا دونو سزائیں ہو سکیں گی - ہڑتال کی لئے انگیخت کرنے والوں کو ایک سال قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونو سزائیں ہو سکیں گی - اسی طرح ہڑتال کے لئے مالی امداد دینے والوں کو قید یا جرمانہ یا دونو سزائیں ہو سکیں گی - یہ بل ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۸ء تک نافذ رہیگا۔

جب ہوم منسٹر نے بل پیش کیا تو اپوزیشن کے دو ممبران نے "شیم شیم" کے نعرے لگائے بل کے اغراض و مقاصد میں کہا گیا ہے محکمہ ڈاک و تار کے ملازمین کی فیڈریشن اور مرکزی ملازمین کی بعض دوسری آرگنائزیشنوں نے گورنمنٹ کو نوٹس دے ہیں کہ وہ ۸ر اگست کی رات سے ہڑتال کر دیں گے - گورنمنٹ نے ان کا بڑا مطالبہ جو کہ تنخواہوں کے ڈھانچہ کی ہڑتال کرنے کے متعلق ہے - منظور کر لیا ہے - لیکن اس کے باوجود ملازمین نے ہڑتال کرنے کے ارادہ کا اعادہ کیا ہے - ان حالات میں یہ ضروری ہے کہ گورنمنٹ کو ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے اختیارات حاصل ہوں تاکہ وہ نارمل زندگی کو برقرار رکھ سکے - اس بل کے ماتحت محکمہ ڈاک و تار و ٹیلیفون - ریلوے سروسز - شہری ہوابازی اور ڈیفنس ڈیپو وغیرہ - ڈیفنس سے متعلقہ اداروں - بندرگاہوں کی گودیوں میں کام کرنے والے - ہوائی اڈوں میں کام کرنے والے ملازم - اسلحہ بنانے یا تقسیم کرنے والے ادارے اور بحری اور بری راستوں سے مسافروں اور مال کو لے جانے والی سروسز کو ضروری قرار دیا گیا ہے - بل میں گورنمنٹ کو کسی دوسرے محکمہ کے ملازموں کو بھی ضروری سروسز قرار دینے کا اختیار دیا گیا ہے - اس بل کے ماتحت ہر پولیس افسر کو کسی بھی ایسے شخص کو بلا وارنٹ گرفتار کرنے کا اختیار ہوگا جس کے متعلق شبہ ہو کہ اس نے بل کے قواعد کی خلاف ورزی کی ہے یہ جموں و کشمیر کے سوائے سارے ہندوستان میں نافذ ہوگا - کسی ہڑتال کو ناجائز قرار دینے کا حکم ابتدا میں چھ ماہ کے لئے ہوگا - لیکن اس کی میعاد میں مزید چھ ماہ کا اضافہ کیا جا سکتا ہے -

نئی دہلی - ۳ر اگست - مسٹر ٹی ٹی کرشنماچاری وزیر خزانہ نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا کہ بھارت سرکار نے اپنے ملازمین کی تنخواہوں اور ان کی ملازمت کے حالات کی پڑتال کرنے کیلئے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کمیشن کے چیئرمین سپریم کورٹ کے جسٹس مسٹر جگن ناتھ داس ہوں گے - کمیشن کے دوسرے ممبران کی تعداد لم ہوگی - اور ان کے ناموں کا جلد اعلان کیا جائیگا - یہ کمیشن اس امر کے متعلق گورنمنٹ کو رپورٹ پیش کرے گا کہ بھارت سرکار کے مختلف شعبوں کے ملازموں کی تنخواہوں اور ملازمت کے حالات میں کیا کیا تبدیلیاں کی جانی مناسب ہیں - کمیشن اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے ملک کی اقتصادی صورت حال دوسری ۵ سالہ پلان کی ضروریات - اور مرکزی اور صوبائی سرکاروں کے ملازموں کی تنخواہوں کے فرق کو ملحوظ رکھے گا۔

بمبئی - ۳ر اگست - افسوس کہ گاندھی جی کے چھوٹے بیٹے شری دیوداس گاندھی مینجنگ ایڈیٹر "ہندوستان ٹائمز" نئی دہلی آج صبح ۳ بجکر ۵ منٹ پر حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے - آپ کی عمر اس وقت ۵۷ برس کی تھی - آپ گاندھی سمارک نِدھی کے کام کے سلسلہ میں مدراس گئے تھے وہاں سے واپس دہلی جاتے ہوئے ایک ہفتہ کے لئے بمبئی ٹھہرے - کل شام تک آپ کی صحت نہایت اچھی تھی - آپ ایک دوست کے ہاں چائے پر جانے کی تیاری کر رہے تھے کہ یکایک دل کا دورہ پڑا - اور صبح تین بجکر ۵ منٹ پر وفات پا گئے

قاہرہ - ۴ر اگست - عمان کے علاقہ میں برطانوی راکٹوں اور بمبار طیاروں کی بھاری بمباری کے سبب مسجدیں اور مکانات تباہ و برباد ہو رہے ہیں - اور بڑی تعداد میں شہری ہلاک ہو گئے ہیں - یہ اطلاع امام عمان نے اس اپیل میں دی ہے - جو انہوں نے بینڈونگ کانفرنس کی افرایشیائی قوموں کے نام امداد کے لیے جاری کی ہے -

لنڈن - ۴ر اگست - یہاں پہنچنے والی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ شام اور اردن کے درمیان اختلافات سخت خطرناک شکل اختیار کر رہے ہیں - حکومت اردن نے شامی پریس کی اطلاعات کے مطابق حکومت شام کو چیلنج دے دیا ہے کہ اگر شامی پریس کے شاہ اردن پر حملے جاری رہے - تو حکومت اردن جوابی کارروائی کے لئے مجبور ہوگی - دمشق سے اردن کے سفیر کو واپس بلا لیا جائیگا - اور یہ بھی ممکن ہے کہ حکومت اردن شام کے خلاف فوجی کارروائی کرے -

پٹنہ - ۴ر اگست - مونگھیر - بھاگلپور اور شاہ آباد اضلاع کے دیہاتی علاقوں میں کالرا زور پکڑ رہا ہے - زیادہ خراب صورتِ حال مونگھیر میں ہے - جہاں ایک سرکاری اندازہ کے مطابق پندرہ روز کے اندر تارا پور، سورج گڑھ بارگ پور اور متواصل علاقوں میں چار سو افراد ہلاک ہوئے ہیں - ان علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد ضلع کانگرس کمیٹی کے صدر اور ممبر اسمبلی مسٹر بوس ناتھ نے بتایا کہ اکثر مقتولین اور بیماروں کو لے جانے والے ہی نہیں ملتے - اور ان کو بیل گاڑیوں میں لے جایا جاتا ہے -

مدراس ۴ر اگست - ۹ر اگست سے ۱۵ر اگست تک مدراس میں کل ہند انجمن ترقی اردو کی پانچویں کانفرنس ہو رہی ہے -

دلّی - ۴ر اگست - دلّی کے افسران نے بمبئی کے ایک رسالہ سریتا کے پرنٹر و پبلشر کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۵ الف کے تحت مقدمہ چلانے کا حکم دے دیا ہے اس رسالہ کے جولائی کے شمارہ میں ایک نظم بعنوان "رام چندر جی کا اندرونی انتشار" شائع ہوئی ہے - افسران کا کہنا ہے کہ اس نظم